بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 29 / جون 2004 بمطابق 10 جمادی الاوّل 1425 ہجری بروز منگل بوقت صبح دس بجکر پچیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ السلام علیکم ! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولوی عبدالمالک

اعوذ با الله من الشیطٰن الرجیم

بسم الله الرحمٰن الرحیم

شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن ھد للناس و بینٰت من الھدیٰ و الفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمه٥

ترجمہ۔ رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق اور باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں ۔ لہذا اب تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس پر لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔

جناب اسپیکر ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ آج کوئی رخصت کی درخواست نہیں ہے اب مطالبات زر 2004-05 پر رائے شماری ہوگی وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ا پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ ۔ جناب اسپیکر صاحب ! کل اسمبلی کے فلور پر جس وقت ہم جا رہے تھے آپ سے بار بار Request کی اور اس میں ہم نے یہ کہا کہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں اور آپ نے وہ بات نہیں مانی اور مولانا عبدالواسع صاحب نے اسمبلی کے سامنے صرف فیگر پیش کئے میں یہاں پر اس کو ریکارڈ کی درستگی کے لئے کہنا یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے بارے میں جو فیگر انہوں نے پیش کئے تھے بنیادی طور یہاں جھگڑا اس سال کے بجٹ اور پی ایس ڈی پی پر تھا اور جو اعداد وشمار انہوں نے پیش کئے وہ

2003-04 کے پی ایس ڈی پی کے تھے اس سال والے کو انہوں نے Touch ہی نہیں کیا نہ اس کے بارے میں انہوں نے کہا ہے تو اس حوالے سے جناب اسپیکر! ڈیٹیل سے ہم آپ کو دیدیں گے آپ کے سامنے صرف ایک فیگر پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ فیگر جناب اسپیکر! بجٹ کے حوالے اس سال چار محکموں میں جو پیسے مولانا عبدالواسع صاحب اور جام صاحب لے گئے ہیں چار سیکٹر میں، روڈ، صحت، ایریگیشن اور واٹر سپلائی، اس میں واسع صاحب لے گئے ہیں دو ارب اٹھاسی کروڑ ستر لاکھ اور جام صاحب کے حلقے میں ہے دو ارب پندرہ کروڑ روپے دونوں کو ملا کر جناب اسپیکر صاحب! یہ بنتے ہیں پانچ ارب تہتر کروڑ روپے تو یہ ہمارے بجٹ کا، جو اس سال کا ترقیاتی بجٹ ہے وہ ہے بارہ کروڑ کا۔ بارہ کروڑ کے آدھے سے تھوڑا کم ہے اتنے پیسے صرف دو بندے لے گئے ہیں باقی وزراء کے بارے میں ہم نے اعداد و شمار نہیں دیئے ہیں اور اگر وقت ملتا تو اس کے اعداد شمار بھی آپ کے سامنے پیش کرتے اور آپ کو پتہ چل جاتا کہ ہمیں کیا دیا ہے اور ہمیں کسطرح رکھا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ جناب اسپیکر! جو خلاف ورزی ہوئی ہے آپ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں۔ Others پی ایس ڈی پی میں ایک جملہ ہے اس میں اسکیمات رکھی گئی ہیں اور وہ بنیادی طور پر Mention ہے اس میں وہ بنیادی طور پر اسلیئے ہیں جناب اسپیکر! کہ اس میں وزیر اعلیٰ کے اسپیشل فنڈ گورنر صاحب کے اسپیشل فنڈ کی جو اسکیمات ہیں اس میں رکھی جاتی ہیں لیکن جناب اسپیکر! ہیر پھیر کے لئے ایک محکمے میں سے نہیں دے سکتے ہیں اسمیں روڈ بھی دیدیں اس میں دوسری تیسری چیزیں بھی انہوں نے لی ہیں اور اس طرح جناب اسپیکر! بی ڈی اے جو ہمارا صوبائی محکمہ ہے اس کا صرف ایک چیئرمین ہے اور ایک ڈائریکٹر ہے اس کے پاس مستقل عملہ اور کوئی نہیں ہے جناب اسپیکر! وہاں انہوں نے مختلف مدات میں اسکیمات دی ہیں جبکہ آپ کے پاس پی ایس ڈی پی کے مضامین کی فہرست میں جو آپ کے پاس محکمے ہیں ایریگیشن ہے ایریگیشن کا کام ایریگیشن سے کروائیں گے پی ایچ ای کا کام پی ایچ ای سے کروائیں گے سی اینڈ ڈبلیو کا کام سی اینڈ ڈبلیو سے کروائیں گے اور اس طرح دوسرے جو محکمے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے علاوہ بھی روڈ کی مد میں دو ارب پچاس کروڑ کے لگ بھگ بی ڈی اے کو دیئے گئے ہیں اور مختلف مدات میں اور بھی جناب اسپیکر! اس لئے کہ ان کو چھپائے یہ جو پیسے لے کر جاتے ہیں مختلف محکموں میں پی ایس ڈی پی مختلف جگہوں پر رکھ کر اس

طرح کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر! تو اس حوالے سے ہم آپ کو گوش گزار کروانا چاہتے ہیں کہ جبکہ دو صاحبان جام صاحب اور مولانا واسع صاحب جب پانچ ارب روپے بارہ ارب روپے کی ترقیاتی پی ایس ڈی پی میں سے لے جاتے ہیں اور ایسی صورتحال نان ڈویلپمنٹ کی مد میں بھی جو اس سال پوسٹیں منظور ہیں اس کی بھی یہ صورت حال ہے اور اسی صورت حال کو مدنظر رکھ کر ہم نے آپ سے بار بار Request کی کہ جج کی حیثیت سے منصف کی حیثیت سے یہ میرے سامنے ہیں میں آپ کو ایک ایک چیز پی ایس ڈی پی نمبر سے بتادوں گا اگر آپ اجازت دیں گے تو میں سب کچھ پڑھوں گا۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جام صاحب! آپ۔

<u>جام میر محمد یوسف (قائد ایوان)</u> سر! جس طرح کہ زیارتوال صاحب نے کہا کہ دو ارب میرے علاقے کے لئے رکھے ہیں He Should be clearify روڈ کے لئے اگر ہر ایک کے حلقے کے لئے مختلف روڈ رکھے گئے ہیں میں نے اگر لسبیلہ کے لئے روڈ رکھے ہیں تو تقریباً ساٹھ کلومیٹر ہے Not more the that اگر وہ یہ چاہتے ہیں تو آپ اس کی انکوائری کریں اس نے کہا ہے کہ دو ارب ہے تو We will go to it صرف روڈ کے لئے جائیں گے حالانکہ کچکول صاحب اور دوسروں کے لئے بھی روڈ رکھے ہوئے ہیں اگر وہ جس انداز سے بولتا ہے کہ پانچ ارب روپے ادھر خرچ ہو گئے تو پھر دوسرے کہاں جائیں گے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> شاہ صاحب اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)</u> گزارش یہ ہے کہ انشاء اللہ آج جب بجٹ سیشن فائنل ہو جائیگا قائد ایوان سے ہم نے Request کی ہے اور سینئر منسٹر صاحب سے پھر انشاء اللہ اس کے بعد ہم دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں گے جہاں جہاں ان کے تحفظات ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے یہ پہلے بھی ہم اس ایوان میں عرض کر چکے ہیں اور جناب میں یہاں ایک بات کی وضاحت کردوں کہ یہ جتنی بھی روڈ پی ایس ڈی پی میں رکھی گئی ہیں مثلاً اگر ایک علاقے میں چالیس کروڑ کی روڈز ہیں لیکن بارہ ارب روپے اس سال رکھے گئے ہیں وہ تو اس کی الوکیشن ہے مثلاً دو ارب روپے مثال ہے کسی جگہ رکھے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ دو ارب کی ہو پوری اسکیمات کی لاگت ہو لیکن اس سال ممکن ہے کہ دس کروڑ روپے دیئے

گئے ہوں پانچ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ایسے بھی روڈ ہیں جن کی لاگت جناب! چالیس کروڑ ہے لیکن اس سال ان کے لئے پانچ کروڑ رکھے گئے ہیں۔تو یہ مجموعی وہ لاگت جو عبدالرحیم زیارتوال صاحب نے یہاں بیان کی لیکن اس سال الوکیشن جو ہے اگر وہ ان کو دیکھیں تو اتنے نہیں ہے وہ کم ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب! پیسے جو رکھے گئے ہیں وہ تو اس سے زیادہ ہوں گے لیکن اس سال جو خرچ کریں گے وہ یہ پیسے ہوں گے جناب! دوسری بات یہ ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ کر سناتا ہوں ان کو پتہ چل جائے کہ اس طرح ہم کیوں کہتے ہیں میں آپ کی اجازت سے جو لسٹ کل سینئر صوبائی وزیر مولانا عبدالواسع صاحب نے اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن کے ایم پی یز کے نام سے پیش کی تھی ترقیاتی اسکیمات گنوائیں وہ تمام کے تمام غلط بیانی پر مبنی تھیں اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں دوسری تمام باتوں کے علاوہ پی ایس ڈی پی میں عدم مساوات خصوصاً اپوزیشن کے حلقوں کو نظر انداز کرنے پر احتجاج ہوا تھا سینئر صوبائی وزیر کل اس کے جواب میں 04-2003 کی پی ایس ڈی پی کی اسکیمات کا خاکہ پیش کیا ہے اور اس کی تردید میں صرف اپنے حلقے کی مثال پیش کروں گا پچھلے سال کی پی ایس ڈی پی میں ضلع سبی کے لئے 230.892 ملین روپے رکھے گئے تھے اور یہاں پر ضلع سبی تین تحصیلوں پر مشتمل ہے۔پشتونخواہ میپ کے پارلیمانی لیڈر کے حلقے تحصیل ہرنائی میں کتنے ملے ہوں گے ضلع سبی کو مختص کردہ رقم پی ایس ڈی پی میں ہے جبکہ مولانا صاحب نے روڈ سیکٹر میں 477 ملین بتائے ہیں مولانا صاحب کی کاپی اور پی ایس ڈی پی ضلع سبی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے لگا ہوا ہے جناب میں آپ کو پھر دیتا ہوں اس طرح جناب اسپیکر!۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ زیارتوال صاحب! یہ آپ کی جو تحریر ہے یہاں سیکرٹریٹ میں جمع کر دیں۔

(مائیک بند شور،شور)

جناب اسپیکر۔ لانگو صاحب آپ جذباتی نہ بنیں۔(شور،شور)

جناب اسپیکر۔ لانگو صاحب! آپ ایسی حرکت نہ کریں میں نے کل آپ کو کہا تھا کہ بیٹھ جائیں جواب کے لئے تو میں نے آپ کو بیٹھایا تھا آپ لوگ کیوں نکل گئے۔نہیں بات سنیں میں نے کل اسی لئے بار بار آپ سے Request بھی کی تھی کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں آپ لوگ بات نہیں سنتے ہیں اس وقت ہمارا ٹائم

ضائع کررہے ہو۔

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) Point of order جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو اگر ہم پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھتے ہیں تو اس کا جلد وہ محسوس کرتے ہیں جب اختر لانگو اس کے پارلیمانی لیڈر کی تقریر کے بیچ میں اٹھتا ہے آپ نے محسوس نہیں کیا پوائنٹ آف آرڈر پر میں حق رکھتا ہوں بات کرنے کا جناب اسپیکر! کل آپ نے ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کو کہا کہ آپ بیٹھ کر مولانا واسع صاحب 04-2003 کا جو فیگر ہے ڈیٹیل سے وہ بتائے گا اس کے بعد 05-2004 کا ہم نے بھی Request کی جام صاحب قائد ایوان نے بھی یہ فیگرز دیدیں ڈیٹیل دیدیں یہ لوگ سننے کے لئے تیار نہیں تھے۔کل ہم نے اسی کے لئے انتظار کررہے تھے کہ وہ آکے سنیں اور پھر اس کے جواب میں اپنے تحفظات کا اظہار بھی کریں لیکن آج جو پروگرام ہے سیشن کے لئے جو ہم نے رکھا ہے۔آپ اس کو چلائیں جو موقع تھا انہوں نے ضائع کیا۔

جناب اسپیکر۔ جی کچکول صاحب!

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ٹھیک! ہے اگر ہمیں یہاں سننے نہیں دیں گے تو پھر ہم اس پیپر کو پریس کانفرنس کے طور پر بھی عوام کو بتا سکتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ انہیں خدا صبر دیں اور یہاں جو یہ پیپر ہم نے تیار کئے رات دو بجے تک ، پی ایس ڈی پی کی ہم لوگوں نے سرجری کی ہے اور یہاں جو حقیقت ہے ہم آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں ہم نے ہر ایک اسکیم کا نمبر بھی بتایا ہے وزیر اعلیٰ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے علاقے میں اسکیم لیں گے سر! ہمیں تو پانچ کروڑ روپے صرف ، اگر ہمیں پیسے ملتے ہیں وہ گیس کے سرچارج سے اگر یہ پانچ ارب روپے جام صاحب اور واسع صاحب تو باقی بلوچستان کا خدا حافظ ، سر! آپ دیکھ لیں کہ یہاں واپڈا میں انہوں نے کیا کیا ہے ایک پول نہیں دیا ہے۔اپوزیشن کے دوستوں کو لیکن باقی ساری جو اسکیمیں ہیں جمعیت کا امیر ہیں مولانا شیرانی صاحب کو انہوں نے کتنے دیے ہیں پچاسی ملین وہ تو ایم این اے ہیں قومی اسمبلی میں یہاں ہم لوگ جو نمائندے ہیں ہمیں یہ نہیں مل رہے ہیں ہماری ناگ پنجگور روڈ ہے اس کو ڈراپ کیا ہے شیرانی صاحب کے گھر کی روڈ جو وہاں دو تین گھر ہیں ایک سو دس کلومیٹر روڈ جا رہی ہے جناب والا! حالات کو دیکھ کر ہم یہ کہتے ہیں یہاں جو ایک بدمزگی ہو رہی

ہے یہاں پر جو ایک ناانصافی کا دور دورہ ہے اس سے ہم لوگ Cry کر رہے ہیں اور یہ پیپرز زیارتوال صاحب اس کو پڑھ لے گا آپ لوگ سنیں اگر ہم لوگ جھوٹے ہیں پھر آپ لوگ پریس کانفرنس کریں ورنہ ہمارے پاس پی ایس ڈی پی ہے ایک ایک کر کے ساری اسکیم بتا دیں گے۔ جناب!

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ</u>۔ جناب اسپیکر! اس میں اگر کوئی غلطی ہوئی ہے پھر بھی اختیار آپ کا ہے جو سزا دیں گے ہم قبول کرنے کے لئے تیار ہیں تو جناب اسپیکر! اس میں ایسا ہے کہ پی ایس ڈی پی بک کی فہرست پر اگر نظر ڈال دے تو تمام سیکٹر کے نام لکھے ہوئے ہیں جس میں ترقیاتی سیکٹر کا کام ہوگا اسے اس سیکٹر میں ڈال کر پیش کیا جاتا ہے لیکن ہماری پی ایس ڈی پی کی غلط اور عدم مساوات اور میرٹ کی پامالی کے لئے ٹیکنیکل بدعنوانی کے لئے ایک سیکٹر کے کام کو دوسرے سیکٹر میں ڈال دیتے ہیں تاکہ اسمبلی کے معزز ممبران اسمبلی کو پتہ چل نہ سکے مثلاً Other Sector میں ان اسکیموں کو ڈالا جاتا ہے جیسے وزیراعلیٰ گورنر اسپیشل فنڈ سے رقم دی جاتی ہے۔ لیکن اس مرتبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام پی ایس ڈی پی میں حکومتی ارکان کے روڈز واٹر سپلائی اریگیشن اور سکول شامل کئے ہیں یہ اس لئے کئے ہیں تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے اور حکومتی ارکان چوری چھپے اسکیم لے جاسکیں صفحہ نمبر 142 پی ایس ڈی پی بجلی کی مد میں 231 ملین 23 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جس میں اپوزیشن کو ایک پول تک نہیں دیا گیا ہے۔ جمعیت کے صوبائی امیر مولانا محمد خان شیرانی صاحب 85 ملین یعنی 8 کروڑ 50 لاکھ روپے قدوس بزنجو کو چھ کروڑ سات لاکھ روپے شیر جان کو اپنی ذاتی زمینوں کے لئے ایک کروڑ دیئے گئے ہیں اور بقایا رقم بعد میں بندر بانٹ ہوگئی لیکن اپوزیشن کو کچھ نہیں دیا گیا اس طرح جولسٹ کل مولانا عبدالواسع صاحب نے اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن کے ایم پی ایز کے نام پیش کئے ترقیاتی اسکیمات گنوائی وہ تمام کے تمام پی ایس ڈی پی کے صفحہ نمبر 148 پر یہ کوسٹل بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے جناب اسپیکر! اس میں کوسٹل سے جو علاقے تعلق رکھتے ہیں ان کی اسکیمات ڈالے جائیں گے لیکن یہاں کیا ہوا کوسٹل یعنی ساحل سمندر سے ہے جس کی بد نیتی کی انتہاء دیکھ کر بس اس سیکٹر میں تربت اسکیمات جو 1291 اور 1292 جن کا تعلق وزیر خزانہ صاحب کے علاقے سے ہے تربت میں دیئے ہیں جو کہ بے قاعدگی اور بے ضابطگی کے تمام ریکارڈ توڑنے کے مترادف ہے یہ علاقہ کوسٹل ایریا کے لئے جو

اسکیمات تھیں اس میں دیئے جاتے ہیں لیکن یہ چھپکے سے اٹھا کے وہاں لے گئے ہیں بی ڈی اے جناب اسپیکر! بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے محکمے میں ایک چیئر مین اور ایک ڈائریکٹر کے سوا کوئی بھی مستقل ملازم نہیں ہے ان کی اسکیمات کے لئے 2459 ملین دوارب چار کروڑ 69 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور بی ڈی اے کی مد میں رکھی گئی ہے رقم کی بندر بانٹ مولانا واسع صاحب احسان شاہ صاحب اصغر رند کے درمیان ہوئی ہے اور اپوزیشن کا نام نشان نہیں ہے۔ بی ڈی اے کی تاریخ یہ ہے کہ جہاں جہاں بھی انہوں نے کام کیا ہے اس کا معیار اچھا نہیں ہوتا انہوں نے گزشتہ سال غیر معیاری مواد کے استعمال کی وجہ سے ناکام ہو چکے ہیں مثلاً نوحصار، کانک روڈ اور خشت سازی کا کارخانہ گلاس فیکٹری چلتن گھی ملز، مسلم باغ کرومائیٹ مائینز وغیرہ کی بی ڈی اے کے محکمے کو احسان شاہ اور مولانا عبدالواسع صاحب کا محکمہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ اس سیکٹر میں احسان شاہ صاحب اور اصغر رند کے گیارہ روڈ ڈالے گئے ہیں اور اسکے علاوہ مولانا واسع کی اسکیم 1248 ایک روڈ کا ہے جس کی لاگت 167 ملین اور سترہ کروڑ روپے اور 1248 زراعت کا ہے جس کی لاگت پانچ کروڑ روپے جو سیلابی نالی کو روکنے کے لئے ہیں اور 1250 نمبر اسکیم جس کی لاگت تین کروڑ پچاس لاکھ ہے کاریزوں کی صفائی کے لئے ہیں 1251 نمبر اسکیم جو احسان شاہ صاحب کی ہے اس کی لاگت بیس کروڑ روپے ہے اس کے علاوہ اصغر رند کی واٹر سپلائی اسکیمات اور گوادر کی بجلی کے لئے دو کروڑ روپے رکھے گئے ہیں صرف واٹر سپلائی کی مد میں توسیع کے لئے اسکیم نمبر 1257، 1258، 1259 احسان شاہ صاحب کی ہے جس کی لاگت اسی لاکھ روپے ہیں۔ اسکیم نمبر 1260 صوبے کی سب سے ایماندار وزیر مولانا عبدالواسع صاحب پیتاوئی وادی کی ڈویلپمنٹ کے لئے انیس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اسکیمات نمبر 1269، 1270، 1271، 1273 جن کی لاگت بیس کروڑ نوے لاکھ ہیں پانچ اسکیمات ڈالی گئی ہیں جس کا تعلق ایریگیشن سے ہے جناب اسپیکر! نمبر 5 پر ماحولیات کے حوالے سے صوبے میں اسکیم نمبر 1201 جام صاحب نے لے کر دو کروڑ روپے سمندر کے گھاس پوس کے لئے رکھے ہیں اس کے علاوہ گوگلز کے لئے بیس لاکھ روپے جام صاحب نے اپنے علاقے میں رکھ دیئے ہیں نمبر 6 جناب بیلہ ڈویژن میں 80 کلومیٹر مختلف روڈز کے لئے بغیر کسی نشاندہی کے جو رکھ نہیں سکتے ہیں نشاندہی آپ کریں گے لیکن انہوں نے پیسے رکھے ہیں

جناب اسپیکر! بیس کروڑ روپے پی ایس ڈی پی نمبر 506 میں رکھ دیئے ہیں جو غیر قانونی ہے نمبر 7 صرف روڈز کی مد میں مولانا واسع صاحب نے دو ارب پینتالیس کروڑ بارہ لاکھ روپے اور اسی طرح جام صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ایک ارب 62 کروڑ 51 لاکھ روپے اور شہزادہ فیصل صاحب نے 31 کروڑ 55 لاکھ روپے اپنی روڈوں کے لئے مختص کئے ہیں حافظ حمد اللہ صاحب نے بھی بیس چیک ڈیمز اور آٹھ بڑے ڈیمز کے لئے سات کروڑ مختص کئے ہیں اگر ہم وزیر اعلیٰ بلوچستان جام صاحب اور واسع صاحب کی صرف چار سیکٹر یعنی روڈ، واٹر سپلائی، صحت اور ایریگیشن میں دونوں حضرات نے تقریباً آدھی پی ایس ڈی پی اپنے کھاتے میں ڈالی ہے جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔ روڈ میں مولانا واسع نے دو ارب 31 کروڑ صحت میں تیس کروڑ سات لاکھ ایریگیشن مین بارہ کروڑ 51 لاکھ واٹر سپلائی میں 29 کروڑ ٹوٹل مولانا صاحب کے ہیں دو ارب 88 کروڑ 70 لاکھ جام صاحب کے ہیں جناب اسپیکر! روڈ سیکٹر میں ایک ارب 62 کروڑ صحت میں 28 کروڑ ایریگیشن میں 21 کروڑ اور واٹر سپلائی میں ہے چودہ کروڑ ٹوٹل جام صاحب کے بنتے ہیں دو ارب پندرہ کروڑ روپے اس طرح وزیر اعلیٰ جام صاحب اور سینئر وزیر مولانا واسع صاحب کے چار سیکٹروں میں اپنے حلقوں کے لئے کل جتنی رقم مختص کی ہے وہ بنتی ہے پانچ ارب تین کروڑ ستر لاکھ روپے جو ہمارے خسارے کے بجٹ کے ترقیاتی پروگرام بارہ ارب روپے کا تقریباً آدھے سے کچھ کم جناب اسپیکر! اسی طرح وزراء کی فوج ظفر موج صوبے میں موجود ہے ان کے حلقوں کے لئے مختص فنڈ کا حساب لگایا جائے اس سال کی سالانہ پی ایس ڈی پی میں اپوزیشن کے لئے فنڈ نہیں بچتے اس لئے مولانا واسع صاحب نے کل غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے گزشتہ سالوں کی پی ایس ڈی پی کی اسکیمات کو گنوانا شروع کیا تھا اور اس سال کی پی ایس ڈی پی کو نہ چھیڑا تھا اگر وہ اس سال کی پی ایس ڈی پی 05-2004 پر بات کرتا تو شاید ان کے اپنے ذاتی ان کا گریبان چاک کر دیتے اور بجٹ جیسے صوبائی امانت میں خیانت۔۔۔۔۔ (مداخلت)

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) کل مولانا صاحب نے واضح طور پر کہا تھا کہ پچھلے سال اپوزیشن جو احتجاج کر رہی تھی کہ ان کی اسکیمیں نہیں ڈالی ہیں انہوں ے وہ چیز بتائی اور ساتھ ساتھ آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ 05-2004 کی اسکیمات کے لئے ٹائم نہیں دیں وہ آج آپ کو بتائیں گے آپ نے سینئر منسٹر کو

سنا ہی نہیں اب یہ پلندہ پڑھ رہے ہیں جو پورا غلط بیانی ہے سر! روڈ سیکٹر میں پنجگور کے لئے چار سو ملین کی اسکیم ہے چالیس کروڑ روپے صرف ایک روڈ کی ہے باقی کو تو چھوڑیں تو سر! اگر سینئر منسٹر اگر وزیر اعلیٰ وزیر خزانہ اگر اس طرح کرتے تو پنجگور کو چالیس کروڑ کی صرف روڈ نہیں دیتے کچھ انصاف کریں یہ غلط بیانی کر رہے ہیں بلوچستان کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ آپ سر! پہلے مولانا صاحب کو سنیں یہ بالکل ناجائز ہے میں معذرت سے کہتا ہوں یہ بالکل غلط ہو رہا ہے نہیں سر! اس پر ہم احتجاج کریں گے یہ بالکل غلط ہو رہا ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u>ok,ok جی

<u>سید شیر جان بلوچ (وزیر گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی)</u> جناب اسپیکر صاحب! یہ غلط بیانی کر رہے ہیں جن روڈوں کا نام لے رہے ہیں میرے خیال میں آجائیں روڈ کب سے بنی ہوئی ہیں ابھی رپیئر مانگتی ہیں یہ غلط بیانی۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر۔</u>Ok، رحیم صاحب! مختصر کریں۔

<u>رحمت علی بلوچ۔</u> جناب! یہ جو کہہ رہے ہیں کہ پنجگور کی روڈ یہ تو کب سے بنی ہیں یہ تو اب ریپیر مانگتی ہے یہ غلط بیانی ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی رحیم صاحب۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب والا! صحت میں جہاں آپ کا بی ایچ یو پہلے سے موجود ہو اس کو اپ گریڈ کر کے رورل سنٹر کا درجہ دیا جاتا ہے لیکن موجودہ صوبائی وزیر صحت صاحب نے اس اصول کو پامال کر کے رورل ہیلتھ سنٹر کا قیام کرتا چلا آیا ہے۔ جناب ہماری یہ اسمبلی جو مالی سال 2002-03 میں وجود میں آئی تھی لیکن مولانا واسع صاحب نے جو لسٹ فلور پر پیش کی تھی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ اپوزیشن ارکان کے حلقوں میں حکومت نے فنڈز فراہم کئے ہیں حیرت اس بات کی ہے جن اضلاع سے اپوزیشن ایم پی اے کامیاب ہو کر آئے ہیں ان اضلاع میں 2000-01/02- 1998-1999 کے پہلے جاری اسکیمات گنوا کر صوبے کے بالا ادارے کا تقدس پامال کیا ہے ہم صرف 2004-05 کے سالانہ ترقیاتی غیر ترقیاتی اخراجات میں عدم مساوات کی بات کی تھی لیکن سنئیر وزیر صاحب نے ڈیرہ ڈیمرک اور

وزیراعظم کے سپیشل ڈراوٹ پیکیج کو بھی شامل کر کے پیش کر دیا ہے جبکہ ہم یہاں ان مدات دونوں میں صاحبان کو دی جانے والی رقم کا ذکر نہیں کر رہے ہیں اس کے علاوہ ہم ان حضرات کی ان اسکیمات کا ذکر کریں گے تو مولانا واسع صاحب اور جام صاحب دوارب ڈیرہ ڈیبرک کا آدھا حصہ خود اپنے حلقوں میں خرچ کر چکے ہیں اس کے علاوہ جنرل مشرف صاحب بلوچستان کی خشک سالی کے لئے ایک ارب پچیس کروڑ روپے ٹیووب ویل کے لئے دیئے تھے جن میں سے اپوزیشن کے حلقوں میں اصل تعداد جو پہلے بتائی گئی تھی اسے روز گھٹا کر پانچ چھ ٹیوب ویل تک لے آئے ہیں لیکن وہ بھی اپوزیشن کے حلقوں میں کام اب تک شروع نہیں کیا گیا ہے لیکن مولانا صاحب واسع صاحب اس وقت اناسی ٹیوب ویل مکمل کر چکے ہیں اور باقی ایک سوتیس پر ان کا کام جاری ہے بجلی کی کنشکن کی مد میں ایک سواسی کنکشن دے چکے ہیں جبکہ ایک کنکشن پر خرچہ دو لاکھ کے قریب ہے باقی صوبے کو اندھیرے میں، اور اپوزیشن کو نظر انداز کر کے رکھا گیا ہے اور بلاک الوکیشن یا پراونشل صوبائی کے نام پر رکھے گئے ساٹھ کروڑ سے زیادہ کی رقم بھی وزیراعلیٰ اور مولانا واسع صاحب کی بندر بانٹ کا منظر نظر آتا ہے اور پچھلے سال کی طرح وہاں تیئس کروڑ رکھے گئے تھے مالی سال میں وہ بھی تمام کے تمام اپنے حلقوں میں خرچ کئے اس میں احسان شاہ صاحب اس میں صدیقی صاحب اور حافظ حمد اللہ صاحب وہ اس بلاک الوکیشن سے اپنی مرضی سے خرچ کر چکے ہیں کسی کو انہوں نے کچھ نہیں دیا ہے اگر ان تمام وزرا کے علاقوں کا تخمینہ لگایا جائے تو وہ بعد میں اسمبلی وممبران کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارا احتجاج اور واویلا غیر جمہوری تھا یا انہوں نے اپوزیشن کے حلقوں کو صوبے کے رقبے سے بجٹ کاٹ کر بنایا تھا یہ ہماری گزارشات تھیں جناب اسپیکر! اس پر ہم نے احتجاج کیا ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> زیارتوال صاحب آپ ذرا غور سے میری بات سنیں کل اس کے لئے میں نے بار بار رکوئیسٹ کی تھی مولانا صاحب کو اور اپوزیشن کو کہ یہاں بیٹھ کر بات کرے ایک دوسرے کو سمجھے ایک دوسرے کو سنے۔ لیکن اس وقت آپ ایک بات بھی سننے کے لئے تیار نہیں تھے مولانا واسع صاحب نے جو کچھ بیان کرنا تھا آپ لوگ چلے گئے بعد میں میں نے انہیں کہا کہ کل وہ آپ کے سامنے آجائیں تو آپ لوگ بات کریں آج آپ نے یہ تمام ڈیٹیل بتانے کے لئے مکمل ٹائم دے دیا ہے اب بھی میں یہی

رکوئیسٹ دونوں طرف سے کرتا ہوں کہ اجلاس کے بعد جام صاحب مولانا واسع صاحب احسان شاہ صاحب کچکول صاحب اور ہمارے زیارتوال صاحب تین حکومت کی طرف سے اور ایک آزاد اپوزیشن کی طرف سے عبدالرحیم زیارتوال صاحب اور ایک اپوزیشن لیڈر پانچ چھ بیٹھ کر اس پی ایس ڈی پی اور بجٹ پر مکمل اپوزیشن کے خدشات دور کیا جائے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جب وہ بجٹ فائنل کریں گے بجٹ پاس کرلیں گے تو اس کے بعد بیٹھ جائیں گے یہ تو پچھلے سال بھی ہمارے ساتھ ہوا ہے وہ اس بجٹ میں نہیں ڈالیں گے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں اب میں نے اس کے لئے رولنگ دے دی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ آپ اس کی ضمانت دیتے ہیں۔(مداخلت،شور)

جناب اسپیکر۔ سردار اعظم صاحب اور شفیق صاحب آپ بیٹھیں میں ان سے بات کرتا ہوں۔ جی آپ سب بیٹھ جائیں او کے۔

شفیق احمد خان۔ جناب والا! سات کروڑ اکیس لاکھ اس میں کوئٹہ شہر کے لئے منظور ہوا فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھا گیا کہ فنڈز ریلیز کرو کل جام صاحب نے روک دیا اگر اب اس کو بھی بیٹھ کر کھا جائیں گے تو کیا فرق پڑے گا۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب اس کو سنیں اور بیٹھیں دیکھیں جی۔

مولانا عبدالواسع (سنیئر وزیر) جناب! میں حزب اختلاف کے ساتھیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہاں آکر اسمبلی کی کارروائی اجلاس میں حصہ لیا ارو ہمارا مقصد یہی ہے کہ وہ حصہ لیں اور یہ ہمارا رواج بھی ہے اور ہم اپنی کامیابی سمجھتے ہوئے اور میرے خیال میں جو ہم نے یہاں کل حقیقت نامہ پیش کر دیا ہے۔(مداخلت)

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جو کچھ فلور پہ ہو فلور پہ کہنا ہے لیکن اب تک جو راستہ ان لوگوں نے اختیار کیا ہے ہم اس راستہ کے مخالف تھے ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ لوگوں کا اگر رویہ اور طریقہ اس طرح ہے تو یہ نامناسب ہے رہی یہ بات کہ اس کے بعد جب آپ نے فلور پر رولنگ دے دی آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائے ہم اس پر بیٹھنے کے مذاکرات کے قائل ہیں اور ہم رواداری لوگ ہیں ہم سیاسی لوگ ہیں لیکن

بلیک میلنگ اور پریشر کے سامنے کوئی بات نہیں ہوسکتی آزادفضاء میں سب کچھ اگر یہ اس بنیاد پہ ہے کہ آج کا بجٹ اگر ہم لوگ نہ ہو یہ بجٹ پاس نہیں ہوجائے پھر کیا وجہ تھی اگر سیاست دان ہوسیاست کی بنیاد پہ کرتے ہوتو ہم اس صوبے کے رہنے والے ہیں اور ایک دوسرے کے سنتے بھی ہے اور ایک دوسرے کے لئے برداشت رکھتے ہیں اگر وہ اس قسم کی پریشر کے سامنے کہ اگر بجٹ ہوجائے تو کیا وجہ ہے کہ اس کے بغیر بھی بجٹ پاس ہوجاتا ہے جناب اسپیکر! میں ان لوگوں سے یہ گزارش کرتا ہوں یا جیسا کہ آپ نے کہا بجٹ جب پاس ہوجائے آج اجلاس سے فارغ ہوجائیں گے اگر آپ صحیح ماحول میں دوستانہ ماحول میں بیٹھ کہ اس پہ سب کچھ ہوسکتے ہیں جناب اسپیکر! مہربانی۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی شفیق صاحب!

<u>شفیق احمد خان ۔</u> جناب اسپیکر! اگر ہم اس میں غلط ہوئے تو ہمارے تمام اپوزیشن کے ممبران مستعفی ہونگے اگر وہ صحیح ثابت ہوا تو پھر مولانا صاحب کو مستعفی ہونا چاہیے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> کچکول صاحب!

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ (لیڈرآف اپوزیشن)</u> جناب اسپیکر! ہمارے سینئر منسٹر صاحب نے جو باتیں کی ہیں میں کہتا ہوں کہ ہم لوگ جو بھی اپنے موقف پیش کریں عوام ہم لوگوں کا جج ہے اور ہمارے عوام میں شعور بھی ہیں ہم نے جو تجاویز دی ہیں واسع صاحب نے جو تجاویز دی ہیں اگر ہم جھوٹے ہیں عوام ہمیں پتھر ماریں انکے بارے میں میں کچھ نہیں کہونگا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرلینگے لیکن بات یہ ہے کہ سر! جو پی ایس ڈی پی ہے یہ آپ کے بھی پاس ہے اسپیکر کے علاوہ آپ ایک ایم پی اے بھی ہے یہ ہمارا ایمان ہے کہ سر! انہوں نے کل یہاں جو بیانات دیئے تھے جس کو حقیقت نامہ کہتا ہے میں کہتا ہوں جناب اس میں انہوں نے - 2001-2000-99 مشرف اسکیم کی بات ہے ان کو انہوں نے کیا کیا تھا 2004-05 کے بجٹ میں انہوں نے امپلی کیٹ کی ابھی آج دیکھ لے اگر وہ اسکیم vizite کریں ایکس ای این سے رپورٹ مانگیں کہ یہ اسکیم جو انہوں نے دی ہے آیا یہ 2004-05 کی ہے بات یہ ہے کہ جناب والا! ہم سے لوگوں کا اعتماد اس لیے ختم ہورہا ہے وہ کہتے ہیں کہ سیاستدان جھوٹ بولتے ہیں ہم کچھ حقیقت پسندی کا مظاہرہ کریں جتنے ہمارے پاس پیسے ہیں مناسب انداز سے انھیں تقسیم کریں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر! جہاں تک کچکول صاحب جھوٹ کی بات کر رہا ہے میری بات سنے میں کہتا ہوں کہ وہ تو میں نے پی ایس ڈی پی سے لے لیا یہ تو سامنے ہے کوئی بھی اس طرح نہیں ہے کہ (دونوں حضرات ایک ساتھ بولتے رہے)

جناب اسپیکر۔ ایک ممبر بولیں Please کچکول صاحب مولانا صاحب آخری بات رحیم صاحب آپ تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! 05-2004 کی PSDP پہ دعویٰ تھا جھگڑا تھا ہمارا احتجاج تھا04-2003 کے پیش کر کے مولانا واسع صاحب کیا ثابت کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب اسپیکر۔ انہوں نے یہ ثابت کرنا تھا کہ پچھلے سال جب وہ لوگ دعوے کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آپ کی رولنگ پہ عمل ہوا ہم ثابت کرتے ہیں کہ آپ کی رولنگ پہ عمل کیا ہے یہ چیزیں ہم نے دی ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اگر وہ ہے میرے پاس یہ کاغذات ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) ہمارے پاس اگر یہ لوگ بیٹھتے اور سنتے تو ہم سب کچھ ان کے لیے بیان کرتے لیکن یہ لوگ وہاں بازار میں کسی نے انہیں بتایا اور یہاں آ کے بیان کر دیا کہ یہ غلط ہے اور یہ صحیح ہے تو کیا تمیز کر سکتے ہیں یہاں سنتے تو بہتر ہوتا۔

جناب اسپیکر۔ میں نے جو رولنگ دی تھی اس پہ آپ ایگری ہے سنیں میں نے جو رولنگ دی وہ آپ کی خاطر دی ورنہ یہ بیٹھنے کے لیے تیار نہیں ہے لیکن میں اس کو پابند کرتا ہوں آپ ایگری ہو۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ہم تو پابندی کریں گے لیکن بیچ میں آپ ہونگے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں بیچ میں مت لاؤ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اگر آپ ہمارے ساتھ نہیں ہونگے تو یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں گے نہیں۔

جناب اسپیکر۔ میں ان کو بیٹھنے کا پابند کرتا ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! بہت مشکل ہے۔

جناب اسپیکر۔ میں انہیں بیٹھنے کا پابند کرتا ہوں اور انہیں رولنگ دیتا ہوں کہ اجلاس کے بعد جام صاحب ،احسان شاہ، مولانا واسع صاحب آپ کیساتھ بیٹھیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! آپ بحثیت جج ہمارے درمیان میں ہونگے۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب Please آپ مجھے بیچ میں نہ لائیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ضمانت کیا ہے آخری سال ہم نے گزارا ہے اسی طرح آپ اپنا بجٹ آج پاس کر دیں گے آپ اپنا کام چلاتے رہیں گے ہم بیکاریوں کی طرح بھوکے رہیں گے لیکن حاصل کچھ نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ زیارتوال صاحب! میں یقین دلاتا ہوں کہ اجلاس کے بعد ان تینوں کو پابند کرتا ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! آپ ضمانت لیں کہ میں ضامن ہوں ہمیں منظور ہے۔

جناب اسپیکر۔ بیٹھنے کا میں تو ضامن ہوں کہ وہ تینوں بیٹھ جائیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! ہم آپ سے ضمانت لینگے اگر آپ ثابت کر سکتے ہیں تو پھر آپ ضمانت دینگے کہ یہ زیادتی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں زیارتوال Please میں یہاں تک ضمانت دیتا ہوں کہ یہ آپ کیساتھ آج ہی بیٹھیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ہم آپ کے سامنے ثابت کر لینگے آپ جج ہیں آپ اس کو سن لیں میں کل بھی یہ کہہ رہا تھا۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب یہاں اسمبلی سے کوئی اور بندہ آپ منتخب کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب! جج کے لیے تو ایک آدمی ہوگا ہم ایک دوسرے کو کیسے وہ کریں گے ایک جج تو درمیان میں ہوگا ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ ہی ہو تو بہتر ہے آپ ان کے دوست بھی ہیں ٹریژری بنچز سے بھی آپ کا تعلق بھی ہے جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب! مجھے تو اس ہاؤس نے اتنا پریشان کیا ہے ایک طرف اپوزیشن ہے کل سارا دن بات کر رہے تھے کہ آپ کے رولنگ پہ عمل نہیں ہو رہا ہے ہم آپ کا احترام کرتے ہیں آپ کو ثالث

بنا تا ہے جب کل آپ لوگ یہاں سے چلے گئے اس بنچ والوں نے کہا کہ جناب اٹھارہ مہینے ہم نے آپ کی وجہ سے ان کو دیا یہ بھی مجھے تانے دے رہے ہیں آپ بھی مجھے تانے دے رہے ہو اب پتہ نہیں کہ کون سچ کہتا ہے کس نے بات مانی ہے کس نے نہیں مانی ہے یہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے آپ لوگوں کی غیر موجودگی میں میں نے ان لوگوں سے جھگڑا کیا کہ ان کی غیر موجودگی میں آپ ان کے خلاف نہ بولیں یہ لوگ تانے دے رہے ہیں کہ ہم نے اٹھارہ مہینے ان کو آپ کی وجہ سے برداشت کیا ہے میں کہتا ہوں کہ اس لیے تین دن میں خاموش تھا آج پھر میں مجبور ہوں پھر میں نے رولنگ دی کہ جام صاحب، احسان شاہ صاحب اور مولانا واسع صاحب کچکول صاحب اور زیارتوال صاحب پانچوں اجلاس کے بعد بیٹھ کہ انشاءاللہ مسئلہ حل ہو جائے گا آپ سمجھدار لوگ ہیں خدشات سارے دور ہونگے لیکن اس ہاؤس کو چلنے دیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر! یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو 18 مہینے برداشت کیا ہے جناب اسپیکر! یہ تو ہم کہیں گے ہم تو اقتدار میں نہیں ہیں کہ انہوں نے ہمیں برداشت کیا ہے یہ اقتدار میں ہمارے ساتھ جو کچھ کرتے چلے آئے ہیں ہم نے برداشت کیا ہے جناب اسپیکر! ہم یکطرفہ طور پہ آپ کو ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے کاغذ دیا ہے کچ ہرنائی روڈ 2 کروڑ 50 لاکھ روپے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> رحیم صاحب! آپ بات سنیں آپ کو یاد ہے کہ کل آپ کا مطالبہ یہ تھا کہ ہاؤس میں نہیں چیمبر میں بیٹھ کہ بات کریں گے لیکن یہ لوگ بیٹھنے کے لیے تیار نہیں تھے میں خاموش تھا آج آپ کی ڈیمانڈ پہ میں نے رولنگ دی۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر! کل میں یہ مطالبہ کر رہا تھا کہ بلاک ایلوکیشن میں اس کو بجٹ میں شامل کریں وہ اس لیئے نہیں بیٹھ رہے تھے آج جب بیٹھیں گے ہم آپ کو قاضی بناتے ہیں آپ کہیں کہ بالکل آپ کا دعویٰ غلط تھا اسمبلی فلور میں Next اجلاس ہوگا اس میں پہلے اعلان کریں کہ اپوزیشن میں زیادتی کی اس کیساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی تھی خوامخواہ وہ اعلان کر رہے تھے اور ہمیں بدنام کر رہے تھے بالکل یہ آپ کہہ سکتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> Ok جام صاحب یہ بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہم آپ کو بٹھانا چاہتے ہیں کیا آپ ہمیں بٹھائیں گے یا نہیں ہمارے لیے تو دونوں برابر ہے جب دونوں فریق کا اعتماد ہو پھر میں بیٹھوں گا ایسے

میں کیسے بیٹھوں آپ بولیں احسان شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر! ابھی عرض کرتے ہیں جناب کی خدمت میں جناب والا! آپ تو ویسے ہمارے لیے محترم ہیں اپوزیشن کے لیے بھی اور اس میں ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آتی ہمارے لیے کہ آپ ہمارے بیچ میں بیٹھیں بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اچھی بات ہے کہ آپ دونوں کو سن کے کوئی درمیانہ راستہ نکالے ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ اعتراض تو نہیں ہے پھر جو بھی ہم نے فیصلہ مل کر کیا پھر اس پر پابندی کرو گے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) ظاہر ہے اس کمیٹی میں متفقہ طور پر جو فیصلہ ہونگے اس کی پابندی تو پھر ان پر بھی لازم ہوگی اور ہمارے اوپر بھی۔

جناب اسپیکر۔ اس فیصلے کے بعد پھر پابندی ہوگی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) متفقہ طور پر جو فیصلے ہونگے۔ یک طرفہ نہیں متفقہ جو فیصلے ہونگے ان پر بھی لازم ہے ہم پر بھی پابندی کرنا۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو خواہ مخواہ ان کے درمیان میں نہ لائیں۔ آپ کی ایک الگ حیثیت ہے یہ حکومت کچھ بھی کرے اپوزیشن میں نہ مانوں والی بات ہے۔ اور آپ کی پوزیشن پر بات ہوگی یہ جان بوجھ کر آپ کو ان چیزوں میں ملوث کر رہے ہیں واسع صاحب نے پچھلے سال کا کروڑوں روپے کا بتایا ہے اس سال بھی بتائیں گے کوئی ان کو تکلیف نہیں ہے آپ صرف خود کو متنازعہ نہ بنائیں یہ پھر کل آپ کو الزام تراشی کریں گے آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں وہ محترم ہیں وہ پورے بلوچستان کی ترجمانی کرتی ہے آپ کیوں خواہ مخواہ خود کو لا رہے ہیں یہ کوئی ان کا فیصلہ نہیں ہو رہا ہے کہ آپ کو بٹھائیں کل پھر یہ کہیں گے کوئی میٹرھ لے آئیں یہ کوئی قبائلی مسئلہ نہیں ہے حکومتیں اس طرح نہیں چلتی ہیں جناب!

عبد الرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! یہ بات نہیں ہے۔ آپ ہمیں اطلاع کریں اگر ہمارے ساتھیوں کو منظور ہوگا آئیں گے (مائیک بند)

جناب اسپیکر۔ اوکے۔ ٹھیک ہے آپ کارروائی کو آگے بڑھنے دیں۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ) جناب! مظاہرے اوراس میں حصہ نہ لینے والی بات تو کوئی رہی نہیں ہے جس بات کا جھگڑا تھا۔

جناب اسپیکر۔ آپ لوگوں نے مشورہ نہیں کیا ہے جب آپ لوگوں کا مشورہ ہو جائے تو مجھے پھر بتادیں۔

شعیب نوشیروانی۔ جناب! اب تو مشورہ کرنے والی کوئی بات نہیں رہی ہے آپ نے انکو کہا آپ لوگ بیٹھیں اس کے بعد آپ لوگوں کی میٹنگ بٹھائیں گے انہوں نے آپ کی بات نہیں مانی۔ تو جناب پھر آپ کی رولنگ کا فائدہ انکی نظر میں کیا رہ گیا ہے۔ آپ ان کو پابند کریں بیٹھیں جناب ہم تو آپ کی بات مان کر بیٹھ گئے۔ وہ بھی بیٹھیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) جناب! ہم نے آپ کو رائے دی ہے ضروری نہیں ہے آپ ہماری رائے سے متفق ہوں۔

جناب اسپیکر۔ بحر حال میں نے یہ رولنگ دی ہے کہ اجلاس کے بعد ان کے ساتھ آپ لوگ خود بیٹھ جائیں اگر وہ بیٹھنے کے لئے آگئے تو ٹھیک ورنہ آپ اپنی رولنگ پر عمل کریں۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ) ممکن ہے پھر ہم آپ جناب کو بھی زحمت دیں۔

جناب اسپیکر۔ ابھی تو میں بیچ میں نہیں بیٹھوں گا میری اب تو یہ رولنگ ہے جام صاحب، مولانا واسع صاحب، سیداحسان شاہ صاحب، کچکول صاحب اور زیارتوال صاحب یہ آپس میں بیٹھ کر طے کریں۔ ان کو اجلاس کے بعد بلائیں کی ہم لوگ رولنگ کے مطابق بیٹھے ہوئے ہیں آپ لوگ آجائیں۔ اگر آگئے ٹھیک ہے ورنہ رولنگ پر عمل نہیں ہوا۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ) جناب! میں پوائنٹ آف آرڈر پر اسمبلی کے ریکارڈ کے لئے کچھ چیزیں لانا چاہ رہا ہوں ایک بات یہ ہے کہ جن اسکیمات کا زیارتوال صاحب نے اسمبلی کے فلور پر ذکر فرمایا ہے یہ وہ تمام اسکیموں کی لاگت بیان کر رہے تھے جو مجموعی طور پر جو اسکیموں کی کاسٹ ہے پھر ساتھ یہ کہہ رہے تھے کہ بارہ ارب سے پانچ ارب روپے دو علاقوں میں چلے گئے لسبیلہ اور قلعہ سیف اللہ میں میں اسمبلی کے ریکارڈ کی درستگی کے لئے عرض کروں کہ قطعاً ایسا نہیں ہے یہ وہ ہیں جو اسکیموں کے متعلق فرما رہے تھے وہ ان کی ٹوٹل لاگت تھی اس سال جو بارہ ارب ترقیاتی اسکیمات کے لئے رکھے گئے ہیں ان میں سے قطعاً

پانچ ارب روپے ان علاقوں کے لئے نہیں ہے اگر وہ ثابت کرتے ہیں تو وہ آ جائیں ہمارے ساتھ بیٹھ کر یہ ثابت کر دیں کہ کس طرح پانچ ارب روپے ہیں۔ یہ جو پانچ ارب روپے فرما رہے ہیں اس کی جگہ پر یہ زیادہ سے زیادہ ان اضلاع میں پچاس ساٹھ کروڑ سے زیادہ ان اسکیموں کے لئے ان علاقوں میں الوکیشن نہیں رکھی گئی ہے۔ دوسرا انہوں نے فرمایا کہ بی ڈی اے میں اور فلاں فلاں محکموں میں چھپا کر یہ سارے کام کئے ہیں جناب! اگر یہ چیزیں حکومت چھپاتی یا یہ چیزیں چھپی ہوئی ہوتیں تو ان کو کیسے پتہ چلتا ان چیزوں کا۔ پی ایس ڈی پی اور بجٹ سے متعلق جتنے بھی دستاویزات ہیں وہ اسمبلی کے فلور پر موجود ہیں اور یہ جن اسکیموں کا ذکر فرمایا وہ اسی پی ایس ڈی پی میں شامل ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے یہ ایک طرح سے حکومت پر الزام تراشی ہے۔ تیسری بات جناب والا! یہ حکومت وقت کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنے کس محکمے کو کونسا کام سونپتا ہے اسی صوبے میں جب سول ورک کی زیادتی ہوئی سول ورک کے کام بہت زیادہ آئے تو انہوں نے بجائے بی اینڈ آر کے ایجوکیشن میں بھی بی اینڈ آر کا ونگ بنا دیا۔ اور لوکل گورنمنٹ میں بھی اور مختلف ایجنسیاں ہیں اس وقت اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ کسی ایک ڈیپارٹمنٹ پر کام کی زیادتی ہے تو کام کو تقسیم کرنا حکومت کا اختیار ہے کر سکتی ہے کسی اسٹیج پر کسی وقت بھی اور سال کے دوران بھی۔ تو یہ حکومت کا اختیار ہے اس میں قطعاً کوئی غلط بات نہیں ہے اگر کوئی کام بی اینڈ آر کر رہا ہے یا کوسٹل ڈیولپمنٹ کر رہا ہے یا کوئی اور ادارہ کر رہا ہے یہ حکومت کا اختیار ہے۔ تو جناب والا! یہ چیزیں تھیں جو میں نے یہاں بیان کی ہیں اب حکومت کا اختیار بھی اگر وہ اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں کہ حکومت کا اختیار بھی ان کے پاس ہو وہ جس محکمے کو چاہیں جس جگہ چاہیں اسکیمات دیں جس محکمہ کو چاہیں اسکیمیں دیں اب آج اگر نئے محکمے کی ضرورت ہوئی تو حکومت کو اختیار ہے وہ کوئی نیا محکمہ بھی بنا سکتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں جو انہوں نے باتیں کی ہیں وہ حقائق پر مبنی نہیں ہیں اور اسمبلی کے ریکارڈ کے لئے میں نے یہ چیزیں عرض کی ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ اوکے۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ایک پیش کریں۔

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم 2 ارب 18 کروڑ 19 لاکھ 38 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال

مختتمہ 30 جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''جنرل ایڈمنسٹریشن بشمول آرگنز آف اسٹیٹ ہفیسکل ایڈمن، اکنامکس ریگولیشن سٹیٹکس وپبلسٹی اورانفارمیشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم 2ارب 18 کروڑ 19لاکھ 38ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''جنرل ایڈمنسٹریشن بشمول آرگنز آف اسٹیٹ ہفیسکل ایڈمن، اکنامکس ریگولیشن سٹیٹکس وپبلسٹی اورانفارمیشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 1 منظور ہوا وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 2 پیش کریں۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 56 لاکھ 52 ہزار 4 سو60 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''صوبائی آبکاری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 56 لاکھ 52 ہزار 4 سو60 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''صوبائی آبکاری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 2 منظور ہوا وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 3 پیش کریں۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 38لاکھ 18ہزار 7 سو60 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اسٹامپ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 38لاکھ 18ہزار 7 سو60 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اسٹامپ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 3 منظور ہوا وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 4 پیش کریں۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 63لاکھ 10 ہزار 6 سو40 روپے

سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''چارجز آن اکاؤنٹ آف موٹروہیکلز ایکٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 63 لاکھ 10 ہزار 6 سو 40 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''چارجز آن اکاؤنٹ آف موٹروہیکلز ایکٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زر نمبر 4 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 5 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 34 لاکھ 42 ہزار 8 سو 90 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''دیگر ٹیکسز اور محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 34 لاکھ 42 ہزار 8 سو 90 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''دیگر ٹیکسز اور محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زر نمبر 5 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 6 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 92 کروڑ 89 لاکھ 34 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''پنشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 92 کروڑ 89 لاکھ 34 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''پنشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زر نمبر 6 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 7 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 21 کروڑ 53 لاکھ 29 ہزار

روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''ایڈمنسٹریشن آف جسٹس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 21 کروڑ 53 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''ایڈمنسٹریشن آف جسٹس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زر نمبر 7 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 8 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 99 کروڑ 57 لاکھ 21 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''پولیس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب 99 کروڑ 57 لاکھ 21 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''پولیس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زر نمبر 8 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 9 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 88 کروڑ 31 لاکھ 76 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''لیویز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 88 کروڑ 31 لاکھ 76 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''لیویز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زر نمبر 9 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 10 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 67 لاکھ 32 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ

30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''جیل خانہ جات ومقامات قید وبند'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 67 لاکھ 32 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''جیل خانہ جات ومقامات قید وبند'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 10 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 11 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 80 لاکھ 48 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''شہری دفاع'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 80 لاکھ 48 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''شہری دفاع'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 11 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 12 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 88 لاکھ 78 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''نارکوٹک کنٹرول'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 88 لاکھ 78 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''نارکوٹک کنٹرول'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 12 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 13 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 55 کروڑ 27 لاکھ 54 ہزار 5 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''سول ورکس بشمول عملہ چارجز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو55 کروڑ27لاکھ 54ہزار 5سوروپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد''سول ورکس بشمول عملہ چارجز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر13 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر14 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو29 کروڑ82لاکھ 25ہزار 3سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد''پبلک ہیلتھ سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو29 کروڑ82لاکھ 25ہزار 3سوروپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد''پبلک ہیلتھ سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر14 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر15 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو10 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد''اربن ورکس بی واسا'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو10 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد''اربن ورکس بی واسا'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر15 منظور ہوا وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر16 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب26 کروڑ37لاکھ 38 ہزار3 سو75 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد''تعلیم'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب26 کروڑ37لاکھ 38ہزار 3سو75 روپے سے

متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''تعلیم'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 16 منظور ہوا وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 17 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 61 لاکھ 47 ہزار 9 سو 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد '' آثار قدیمہ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 61 لاکھ 47 ہزار 9 سو 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد '' آثار قدیمہ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی لہذا مطالبہ زرنمبر 17 منظور ہوا وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 18 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 95 کروڑ 55 لاکھ 37 ہزار 9 سو 7 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون/2005 کے دوران بسلسلہ مد ''صحت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 95 کروڑ 55 لاکھ 37 ہزار 9 سو 7 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون/2005 کے دوران بسلسلہ مد ''صحت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 18 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 19 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 25 کروڑ 15 لاکھ 18 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''بہبود آبادی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 25 کروڑ 15 لاکھ 18 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو

ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''بہبود آبادی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 19 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 20 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 97 لاکھ 4 ہزار 7 سو 59 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''افرادی قوت و لیبر انتظام'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 97 لاکھ 4 ہزار 7 سو 59 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''افرادی قوت و لیبر انتظام'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 20 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 21 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 59 لاکھ 2 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''ایڈمن، کھیل اور تفریحی سہولیات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 59 لاکھ 2 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد '' ایڈمن، کھیل اور تفریحی سہولیات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 21 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 22 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 73 لاکھ 87 ہزار 4 سو 19 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ

30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد ''سماجی تحفظ اور سماجی بہبود'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو10 کروڑ73لاکھ 87ہزار4 سو19روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد ''سماجی تحفظ اور سماجی بہبود'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 22 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 23 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد ''قدرتی آفات وتباہ کاری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد ''قدرتی آفات وتباہ کاری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر23 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 24 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ85 لاکھ 6ہزار2 سو52 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اوقاف'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ85 لاکھ 6ہزار2 سو52 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اوقاف'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 24 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 25 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 79 لاکھ 54 ہزار 8 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''خوراک'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 79 لاکھ 54 ہزار 8 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''خوراک'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 25 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 26 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 68 کروڑ 34 لاکھ 48 ہزار 9 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''زراعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 68 کروڑ 34 لاکھ 48 ہزار 9 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''زراعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 26 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 27 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 43 کروڑ 25 لاکھ ایک ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 43 کروڑ 25 لاکھ ایک ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں ؍نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 27 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 28 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 68 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 ؍جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد'' امور پرورش حیوانات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 68 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 ؍جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد'' امور پرورش حیوانات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں ؍نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 28 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 29 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 27 لاکھ 56 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 ؍جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد'' جنگلات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 27 لاکھ 56 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 ؍جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد'' جنگلات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں ؍نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 29 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 30 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 58 لاکھ 44 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 ؍جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد'' ماہی گیری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 58 لاکھ 44 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر

اعلیٰ کوان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد''ماہی گیری''برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 30 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 31 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 51لاکھ 13ہزار 5سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد''امداد باہمی''برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 51لاکھ 13ہزار 5سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''امداد باہمی''برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 31 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 32 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2ارب 46 کروڑ 55ہزار 4سو 41روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد''آبپاشی''برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 2ارب 46 کروڑ 55ہزار 4سو 41روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد''آبپاشی''برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 32 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 33 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 23لاکھ 74ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ

30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''دیہی ترقی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 23 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''دیہی ترقی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 33 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 34 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 25 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''صنعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 25 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''صنعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 34 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 35 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 12 لاکھ 23 ہزار 6 سو 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''سٹیشنری وطباعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 12 لاکھ 23 ہزار 6 سو 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''سٹیشنری وطباعت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 35 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 36 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 29 لاکھ 10 ہزار 6 سو 71 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''مدنی وسائل (سائنسی شعبہ جات)'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 29 لاکھ 10 ہزار 6 سو 71 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''مدنی وسائل (سائنسی شعبہ جات)'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 36 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 37 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 56 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد '' سبسیڈیز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 56 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد '' سبسیڈیز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 37 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 38 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 ارب 39 کروڑ 34 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''صوبائی ایلوکیبل/جی ایس ٹی پروسیڈ (2.5%) '' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 10 ارب 39 کروڑ 34 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران

بسلسلہ مد ''صوبائی ایلوکیبل رجی ایس ٹی پروسیڈ (2.5%)'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں رنہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 38 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 39 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 رجون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''قرضہ جات وپیشگی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 11 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 رجون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''قرضہ جات وپیشگی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں رنہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 39 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 40 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 89 کروڑ 8 لاکھ 79 ہزار 7 سو 27 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو اُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 رجون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اسٹیٹ ٹریڈنگ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 4 ارب 89 کروڑ 8 لاکھ 79 ہزار 7 سو 27 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو اُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 رجون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اسٹیٹ ٹریڈنگ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں رنہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 40 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 41 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 کروڑ 73 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو اِن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 رجون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''جنرل ایڈمنسٹریشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 12 کروڑ 73 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو اِن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''جنرل ایڈمنسٹریشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 41 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 42 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 22 لاکھ 36 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کو اُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''لاء اینڈ آرڈر'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 22 لاکھ 36 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کو اُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''لاء اینڈ آرڈر'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 42 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 43 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 ارب 91 کروڑ 42 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کو اُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''کمیونٹی سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 5 ارب 91 کروڑ 42 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کو اُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''کمیونٹی سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

جناب اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 43 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 44 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 61 کروڑ 71 لاکھ 46

ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کواُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''سوشل سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 4 ارب 61 کروڑ 71 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''سوشل سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

جناب اسپیکر۔تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 44 منظور ہوا۔وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر 45 پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 3 کروڑ 93 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کواُن اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اکنامکس سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 2 ارب 3 کروڑ 93 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30/جون 2005 کے دوران بسلسلہ مد ''اکنامکس سروسز'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے (آوازیں ہاں/نہیں)

جناب اسپیکر۔تحریک منظور ہوئی مطالبہ زرنمبر 45 منظور ہوا۔

جناب اسپیکر۔اَب وزیرخزانہ منظور شدہ گوشوارے بابت سال 04-2003 اور 05-2004 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) جناب میں منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت سال 04-2003 اور 05-2004 ایوان کی میز پر رکھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔اجازت ہے۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) رکھے ہوئے ہیں جناب!

جناب اسپیکر۔مذکورہ گوشوارے ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔حسب روایت 05-2004 کی اس

اختتامی موقع پر قائدایوان کو اِس بجٹ کی بابت اپنے اظہارِ خیال کی دعوت دیتا ہوں۔ اِس سے پہلے اگر شاہ صاحب کچھ کہنا چاہیں۔

سید احسان شاہ (وزیرِ خزانہ) بسم اللہ الرّحمنِ الرَّحیم ۔شکریہ جناب اسپیکر! بجٹ کے منظور ہونے کا یہ آخری مرحلہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور دوستوں کے تعاون سے وہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ بجٹ منظور ہوا۔ اِس سلسلے میں جناب! میں ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے تمام دوستوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے سپلیمنٹری گرانٹ میں بجٹ کی بحث میں اور ڈویلپمنٹ کے حوالے سے جو اسکیمات تھیں۔مطالبات زر کے حوالے سے ہر طرح سے میری مدد میرے تعاون اور میری رہنمائی کی۔اور جناب والا! میں قائدایوان وزیراعلیٰ صاحب کا انتہائی ممنون ومشکور ہوں کہ بجٹ بناتے وقت اُنہوں نے خاص طور پر میری رہنمائی کی۔ پورے ڈیپارٹمنٹ کی رہنمائی کی۔اور سینئر وزیر صاحب کا بھی میں تہہ دِل سے شکرگزار ہوں اور کابینہ کے تمام ممبران کا جن کی مجھے مدد اور تعاون حاصل رہا۔ جناب والا! کیا یہ اچھی بات ہوتی کہ آج یہ اپوزیشن کے دوست بھی یہاں موجود ہوتے اور اُن کی موجودگی میں یہ سب کچھ احسن طریقے سے اختتام پزیر ہوتا لیکن یہ جمہوری دور ہے جمہوری حق ہے اُن کا کہ وہ جس چیز پر اعتراض کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن میں اُن کی خدمت میں صرف اتنی گزارش کروں کہ اپنی بات منوانے کا یا اپنی بات رکھنے کا مختلف انداز ہوتے ہیں۔اگر اسی اسمبلی کے فلور پر بیٹھ کے وہ اپنی بات جو وہ ہم سے منوانا چاہتے تھے یا جس سلسلے میں وہ ہماری رہنمائی کرنا چاہتے تھے یا جو تجاویز حکومت کی حکومت کو بہتر انداز میں چلانے کے لئے دینا چاہتے تھے وہ یہاں بیٹھ کے ہمیں دیتے اور اپنا احتجاج بھی ساتھ جاری رکھتے ٹوکن واک آوٹ کی صورت میں یا دوسرے انداز میں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کا تقدس اس اسمبلی کا وقار اور زیادہ ہوتا۔ اس طرح سے اُن کا یہاں سے نکل جانا اور پھر ہڑتال کی کال دینا یا گھیراوَ کی کال دینا یہ تمام غیر جمہوری عمل ہیں۔ میری اُن دوستوں سے گزارش ہے جس طرح کہ قائدایوان کی اجازت سے اور سینئر منسٹر صاحب کی اجازت سے اور دوستوں نے جو فیصلہ کیا کہ بجٹ پاس ہونے کے بعد ہم اُن کے ساتھ بیٹھ کے بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔تو ابھی بھی اِسی سلسلے میں میں گزارش کروں گا جس طرح کہ جناب نے رولنگ دی ہے۔جسطرح جناب کی رولنگ کی پاسداری پہلے حکومت نے کی ہے ابھی بھی جناب! ہم

اُسکے پابند ہیں اور انشاءاللہ اس کے بعد آج بجٹ منظور ہونے کے بعد اُن دوستوں کو بُلا کے یہاں پر اُن سے بات کریں گے اور جو اُن کی جائز شکایات ہیں اُن کا ازالہ کیا جائے گا۔ اور جناب والا! بجٹ بناتے وقت یہ حکومت نے کوشش کی ہے کہ زندگی کے وہ تمام شعبے جو کہ ایک عام آدمی کو متاثر کرتے ہیں اُن کا خیال رکھا جائے اور خاص طور پر ایسا ایک ترقیاتی بجٹ پیش کیا جائے جس سے بلوچستان کے تمام اضلاع مستفیض ہوں کسی نہ کسی حوالے سے اُن کے محرومیوں کا ازالہ ہو۔ تو جناب والا! اُسی جذبے کے ساتھ ہم دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر انشاءاللہ اپنی دوبارہ سے تجاویز اُن کے پاس رکھیں اور اُن سے تجاویز لیں گے اور جو قابلِ عمل تجاویز ہوئیں انشاءاللہ ہم اُن پر عمل کریں گے۔ اور جناب اسپیکر! کل چند اور دوستوں نے یہاں speech کی تھی لیکن میری کل کی تقریر میں اُن کے نام رہ گئے تھے میں اُن کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن میں اُن کا بھی تہہ دِل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے بجٹ speech کی تعریف کی۔ جناب والا! یقیناً اِس تمام عمل کا سہرا بجٹ start سے پاس ہونے تک اِس میں جو اہم role رہا ہے ایوان میں وہ جناب اسپیکر! آپ کا رہا ہے۔ میں حکومت کی جانب سے، اپنی جانب سے آپ کا تہہ دِل سے شکر گزار ہوں کہ جس احسن انداز میں جس اچھے ماحول میں آپ نے اسمبلی کو چلانے کی کوشش کی۔ یقیناً آپ کی تمام کاوشیں قابلِ تعریف ہیں۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اس بجٹ سیشن میں ہر جگہ میری رہنمائی کی۔ اور جہاں جہاں مجھے مشکلات پیش آئیں میں نے ذاتی طور پر آپ سے آکر درخواست کی اور آپ نے میری درخواست قبول کی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم تمام دوستوں کی اور پورے ایوان کے لئے باعث فخر اور باعث افتخار ہے کہ آپ جیسا اسپیکر اس وقت بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر کے منصب پر فائز ہیں کہ جو اپوزیشن اور حکومتی بنچز کو ہر طرح سے ساتھ لیکر چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور جناب اسپیکر! آج بھی میں آپکو اس کوشش کی داد دیتا ہوں اس کوشش کو سراہتا ہوں جو آپ نے رولنگ دی کہ اپوزیشن کے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر بات کی جائیں تو انشااللہ تعالیٰ جس طرح کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں ہم اسی جوش اور جذبے کے ساتھ آپ کے حکم کے مطابق انکے ساتھ بیٹھیں گے تاکہ ان دوستوں کا گلہ دور کیا جائے ایک راستہ نکالا جائے اس ایوان کو صحیح معنوں میں چلانے کیلئے میں ایک بار پھر اپنے تمام دوستوں کا تمام وزراء کا تمام ایم پی اے صاحبان کا تمام

لوگوں کا بے حد ممنون ہوں اور خاص کر قائد ایوان صاحب کا جنہوں نے بجٹ بناتے وقت ہر طرح سے میری رہنمائی کی اور مجھے مدد اور تعاون فراہم کئے اور سینئر صوبائی وزیر کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی میری ہر طرح سے مدد اور رہنمائی کی جناب والا! تمام دوستوں نے اپنی تقریر میں اسمبلی ملازمین اور ایم پی اے ہاسٹل کے ملازمین کے لئے مطالبہ بونس تنخواہ تقریباً ہر دوست نے کیا میں چاہتا ہوں کہ وہ قائد ایوان اپنی اختتامی تقریر میں اس کا ذکر فرمائیں گے میں ان ہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ محترم جام صاحب!

جام میر محمد یوسف (قائد ایوان) نحمدہ ونصلی علی الرسول الکریم اما بعد۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم جناب اسپیکر! میں تمام اپنے ساتھیوں کا خاص کر Treasury benches کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے اس بجٹ میں مثبت کردار ادا کیا اور خاص طور پر محترم جناب منسٹر فنانس احسان شاہ صاحب کا مشکور ہوں جس نے اپنی نگرانی میں اس بجٹ کو دیکھتے ہوئے جہاں بھی مشکلات اور شک وشبہات تھے ان کو دور کرنے کی کوشش کی یقیناً یہ ایک طرف تو مصلحت کی بات ہے کہ یہ بجٹ پاس ہوا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ بجٹ بہت ہی اعلیٰ قسم کا بجٹ ہے اس میں deficiency نہیں کل مولانا صاحب نے فرمایا تھا کہ میں کچھ وقت لوں گا کہ ہمارے جو ارکان تھے وزراء تھے ہمارے ساتھ تعلقات تھے اور مختلف امور پر، جب ہم پاکستان Capital میں جاتے تھے۔ اور جس انداز سے ہم اپنے مطالبات منظور کرانے کے لئے بڑی کوشش کرتے رہیں یہاں تک ہمیں یقین دہانی کرائی کہ جو این ایف سی کا بجٹ اس دوران اتفاق رائے سے لوگ اسے منظور کرلیں گے اور ہر اکائی کے افراد جو ہمارے منسٹرز تھے یا چیف منسٹر اس میں ہمارے کافی بلوچستان کے بارے میں اور مختلف امور پر باتیں ہوتی رہیں ۔ یہ ایک خوش آئند بات تھی اور ہم نے یہ محسوس کیا تھا کہ واقعی جس کا ازالہ بلوچستان کرنا چاہتی ہے اور ہم کرنا چاہتے ہیں اور اگر یہ مثبت فنڈز بلوچستان کو ملیں تو شاید ہمارے اپنے بلوچستان کے جو مختلف امور پر اب تک ایسی اسکیمات پایہ تکمیل تک نہ پہنچی ہیں جہاں ہم واقعی مدتوں سے یہ کوشش کرتے رہیں کہ اسکا ازالہ ہو لیکن اب تک ازالہ نہ ہوتا گیا ہر ایک حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس کا بجٹ افہام تفہیم سے حل ہونے کے مراحل سے گزرے اور پھر ہر ایک آدمی یہی چاہتا ہے ۔ ہر ایک فرد یہی

چاہتا ہے۔کہ بجٹ بہت ہی اچھا اور مثبت ہوں جس کو اپوزیشن بھی سرائے اور Treasury benches کے لوگ بھی۔اگر اچھے انداز میں بجٹ پیش کیا جاتا ہے اس پر وہ اپنی مثبت رائے دے۔ کئی دنوں سے ہم نے اپنے Treasury benches کی رائے لیتے رہی اور ان کا بھی جو مختلف امور پر انہوں نے جو بجٹ کے بارے میں باتیں کیں بعض اچھے الفاظ کے بعض ۔۔جی ہاں جہاں واقعی مشکلات تھیں جہاں انہوں نے اپنی deficit کو اپنے دیگر جو اخراجات ہیں ان میں کمی لانے کے لئے بعض معزز ممبروں نے یہ بھی کہا۔کہ اس کا کس طرح ازالہ کیا جائے کہ جب 9 ارب سے بڑھکر بجٹ کچھ ہمارے ترقیاتی پروگرام زیادہ ہو چکے ہیں۔محترم اسپیکر! آپ جانتے ہیں کہ صوبے کے وسائل بہت ہی کم ہیں اور اس کے اضافے کے لئے بڑی جدوجہد ہماری حکومت نے کی اور مختلف امور پر ہم نے محترم جناب صدر پاکستان جنرل مشرف صاحب کی خدمت میں گوش وگزار کئے۔اور ہم نے بلوچستان کی پسماندگی اور اس کے رقبے کے لحاظ سے اور اس کے معاشی لحاظ سے اور تمام اس کا جو پس منظر ہے اس کا ہم نے ذکر کیا اور یہاں تک میں یہ ضرور کہوں گا کہ جتنے بھی ہمارے اکائی کے دوست ہے جو دوسرے صوبوں سے تعلق رکھتے تھے وہ برملا بلوچستان کی محرومی اور ہر ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں انہوں نے اپنے طرف سے بڑے مثبت انداز سے یہ کہا کہ واقعی بلوچستان کو وہ جائز حق ملنا چاہیئے یہاں تک کہ مختلف امور پر بھی یہ سلسلے جاری رہے اور نہ صرف بلوچستان میں ہماری میٹنگیں بلکہ مختلف صوبوں میں بھی جا کر ہمارے وزراء اور محترم احسان شاہ وزیر فنانس اور اس کے ساتھ ان کے جو ممبر تھے اور ساتھ فنانس سیکرٹری اور اے سی ایس ڈویلپمنٹ اور ان مختلف امور پر میرے خیال میں پہلے جو cleanly work میں محترم عبدالرحمٰن جمالی صاحب اور مولانا عبدالواسع بھی تھے۔تو نیت ہماری صاف تھی ہم نے کبھی بلوچستان کے امور پر سودابازی نہیں کی۔اور یہاں تک ایک ایسا مقام بھی آیا ہم نے یہ کوشش کی کہ اس اختلاف پہ بھی ہم اپنی reservation رکھیں اور ہم نے اپنے جو point of views تھے ہم نے اپنے reservation کرائے۔اور registered بھی کرائے۔ہم نے کہا کہ جی ہم اسے قطعی تسلیم نہیں کریں گے اگر حکومت پاکستان ہم پر یہ مسلط بھی کردے گی تب بھی حکومت بلوچستان اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔اور ایک مرحلہ ایسا بھی آیا تو میں نے خود ذاتی طور پر میں نے کہا کہ میں اس سے واک

آ ؤٹ کرلوں گا کہ جب تک کہ بلوچستان کی این ایف سی ایوارڈ میں بلوچستان کو وہ حصہ نہ دیا جائے۔ (ڈیسک بجائے گئے)۔ ویسے بھی یہ بہت ہی مثبت ہوتا اور اچھا ہوتا کہ اگر ہمارے چاروں صوبے مل بیٹھ کر افہام و تفہیم میں یہ این ایف سی ایوارڈ کو with consensus اگر ہم اسے منظور کروا لیتے تو مجھے اُمید تھی کہ شاید آج جس انداز سے ہم اس بجٹ کے خسارے میں جا رہے ہیں شاید یہ نہ ہوتا لیکن ہماری اب بھی یہ جدوجہد ہے ہماری اب بھی یہ کوشش ہے اور ہم یہ کوشش کریں گے مرکز سے کہ بلوچستان کا ازالہ کیا جائے اور بلوچستان واقعی پسماندہ علاقہ ہے۔ آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں محترم جناب اسپیکر صاحب! کہ یہ تعجب کی بات ہے واقعی جب ہم یہ بیٹھ کر وہاں جب گفتگو ہوتی تھی تو سب سے بڑی پسماندگی فرنٹیئر کو دکھایا جا رہا تھا اور یہاں تک کہ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ poverty alleviation اور تمام چیزیں ایسی وہ فرنٹیئر میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جو سرویز جو رپورٹس ہیں اور جس انداز سے مختلف امور پر فرنٹیئر میں جا کر اُنہوں نے جو تجزیہ کیا اور اُسکی جو analysis کی وہ شاید ہی اگر بلوچستان کے دیگر مختلف علاقوں میں بھی جا کر اگر اسی انداز ے پر بلوچستان کی بھی تحقیقات کرتے تو شاید ہی میں یہ کہوں کہ پاکستان میں سب سے بُری حالت اور پسماندگی اور جہالت اور سب کچھ بلوچستان کے اندر ہی پائی جاتی ہے (ڈیسک بجائے گئے) اور یہاں تک کہ ایک دن اگر لوگوں کو ایک شب اُن آدمیوں کو وہ روٹی بھی نہیں ملتی لیکن خیر یہ اندازہ ہر ایک کا اپنا ہے اُنہوں نے برملا اپنے صوبے کی نمائندگی کرتی رہی اور یہ اُنکا حق ہے اور عوام نے جو ووٹ اُنہیں دیا ہے عوام نے جو اعتماد کیا ہے اور شاید پنجاب ہو سندھ ہو یا فرنٹیئر ہو ہر ایک آدمی نے اپنی پسماندگی کے بارے میں اور اپنے صوبے کے بارے میں بہت ہی منفرد انداز سے بڑے اچھے انداز سے اپنے صوبے کی نمائندگی کی اور ہم یہ کہیں گے کہ واقعی اُنہیں بھی ہم یہ خراجِ تحسین پیش کریں اُنکا بھی اپنا یہ مؤقف تھا کہ بھئی اگر ہم اپنے صوبے میں جائیں گے تو کس مُنہ سے جائیں گے۔ اگر ہم اپنے مطالبات کو رجسٹر نہیں کراتے ہیں این ایف سی میں تو پھر شاید جو ہمارے لوگ ہیں اور ہمارے اسمبلی کے لوگ ہیں اور ہمارے ٹریژری بینچز کے جو لوگ ہیں جنہوں نے اعتماد کیا ہم پر وہ شاید ہی یہ کہہ سکیں جو انداز بیان تھا آپ لوگوں کو وہ شاید وہ ایک مختلف تھا اور شاید ہی مرکز کے دباؤ میں آ کر آپ لوگوں نے اپنے صوبے کے مطالبات چھوڑے اور اپنی ذاتی اور اپنی انا کی خاطر

آپ لوگوں نے وہ منظوری دی تھی لیکن یہ ضرور ہم آپ کو بتا سکتے ہیں کہ بلوچستان میں نہ ہم نے کسی سے سودا بازی کی اور حتمی شکل دینے کے لئے ہم نے یہ کوشش کی کہ یہ جو این ایف سی ایوارڈ ہے وہ اگر ہمارے فارمولے کے تحت اگر ہمارے اندازِ بیان میں جس انداز سے ہم لوگوں نے ہمیشہ ہر بحثوں میں ہر میٹنگوں میں اور ہر اعتبار میں این ایف سی ایوارڈ کے بارے میں جہاں بھی ہم نے بیٹھ کر جب ہم نے اُن سے مشورہ کیا اور اُن سے باتیں کیں اور ہم لوگوں نے نہ صرف این ایف سی ایوارڈ کے پہلے ہی فرصت میں بلکہ ہم نے پہنچتے ہی ہم نے اپنے منسٹر فنانس کو جو شوکت عزیز صاحب ہیں اُسے ہم نے کہا کہ بھئی اگر یہ بلوچستان کے مفاد میں این ایف سی ایوارڈ کا جو فارمولا جو ہم آپ کو پیش کر رہے ہیں اس سے اگر ایک پرسنٹ بھی ہم اگر نیچے گئے تو یا تو واک آؤٹ کر لیں گے یا تو پھر ہم اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔ جب ایک صوبہ این ایف سی ایوارڈ کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوتا ہے تو constitutionally اُسکا یہ حق ہے کہ پھر وہ شاید وہ یا تو پھر سرد خانے میں چلا جائے یا تو پھر صدر پاکستان اپنی صوابدید کے تحت اُسے بیٹھ کر وہ فیصلے دے سکتا ہے۔ لیکن ملک کے حالات ایسے تھے اور شاید ہی کوئی صوبہ اپنے مطالبات کو چھوڑ کر کوئی ایسا فیصلہ نہیں دے سکتا تھا کہ ہر ایک کا اپنا ضمیر تھا ہر ایک کا اپنا مزاج بیان تھا اور ہم نے یہ کوشش کی کہ اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے ہم لوگوں نے یہ واضح طور پر کہا کہ جب تک این ایف سی ایوارڈ with consensus اور جس انداز میں مرکز نے جو پہلو دیئے تھے اُنکے جو data دیئے تھے اُنکے جو reservations تھے ہم نے کہا کہ جی اس سے ہٹ کر ہم کوئی نیچے فیصلہ نہیں کر لیں گے اور پھر آپ لوگوں نے خود ہی یہ دیکھا کہ جب سارے صوبوں نے اپنے اپنے مختلف امور پر اپنے مطالبات کو تسلیم کرانا چاہا تو یہ این ایف سی ایوارڈ جسے منظور ہونا چاہیئے تھا اس عوامی حکومت میں وہ نہیں ہو سکا۔ محترم اسپیکر صاحب! مؤقف اختیار کرنے کے لئے مسائل اور مشکلات اور جو وفاقی حکومت کے پسِ منظر سے اگر ذرا ہم اُسکا جائزہ لیں گے تو آپ خود ہی اندازہ لگا چکے ہوں گے کہ اسمیں کوئی بھی ایسی چیز نہیں تھی جو صدرِ مملکت کے بارے میں اپنے مطالبات پیش نہ کیئے ہوں اور واقعی وہ بلوچستان کے بارے میں مختلف انداز سے سوچتے بھی ہیں اور ہمیشہ جب بھی وہ کہتے ہیں کہ واقعی بلوچستان سے ناانصافی ہوئی ہے اور اُن ناانصافیوں کو این ایف سی ایوارڈ اور دیگر مثبت گرانٹس سے بلوچستان کے مسائلوں کو ایوارڈ زدیا جائے گا

اُسکا حتمی فیصلہ ہم چاہتے ہیں کہ آج اگر ہم نے یہ این ایف سی ایوارڈز ہماری complete نہیں ہوئی یا اُسکا فیصلہ ایوارڈ نہیں ہوا تو ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ آئندہ جو وزیراعظم محترم جناب چوہدری شجاعت جو منتخب وزیراعظم ہوں گے تو ہم اُن سے بھی یہ مطالبہ کریں گے کہ جی جس طرح کہ جمالی صاحب نے احسن طریقے سے بلوچستان کے ہر مسائل کو ہر بارے میں وہ ایک مثبت انداز رکھتے ہیں اور جب بھی ہم جاتے تھے تو وہ ایک ہم بہت ہی اچھے افہام وتفہیم سے ہم نے اپنے بلوچستان کے بارے میں اُسے آگاہی دی اور وہ اچھے خاصے بلوچستان کے بارے میں جانتے بھی تھے لیکن خیر یہ سیاسی مسئلے ہیں اُسمیں بجٹ کے دوران میں یہ گفتگو نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ مجھے یقین ہے کہ محترم شجاعت جو وزیراعظم منتخب ہوں گے تو مجھے اتنا ہی یقین ہے کہ وہ بلوچستان کے بارے میں وہ اتنا ہی پیار اور ہمدردی رکھتے ہیں جسطرح کہ پہلے اُنکے ذہن میں بلوچستان کے بارے میں تھا۔حکومتیں بنتی رہیں لیکن کبھی بھی پنجاب نے اور وہ جو جیتی ہوئی جماعت ہیں کبھی بھی چھوٹے صوبوں سے اپنا پرائم منسٹر نہیں رکھا اور مجھے یقین ہے کہ اسطرح چوہدری شجاعت بھی بلوچستان کو دیکھتے ہوئے اُسکی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے بلوچستان کو مثبت فنڈز ضرور دیگا جو آج بلوچستان اس خسارے کے بجٹ سے گزر رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسمیں اپوزیشن اور ٹریژری بینچز بھی اگر میرا ساتھ دیں گے تو ہم جلد چوہدری صاحب کے پاس جاتے ہوئے بلوچستان کے بارے میں ضرور کہیں گے کہ جو بلوچستان بڑی مدتوں سے یہ کاوشوں میں ہے کہ اُنکے مسائل اور اُنکے روزمرہ کے عوامی مسائل جسمیں غربت اور جہالت اور نوکریاں اور یہ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو ہم مرکز سے طلبگار ہیں لیکن اب تک پوری طرح وہ ہمیں موصول نہیں ہو سکی ہیں۔محترم جناب اسپیکر بجٹ عکاسی ٹریژری بینچوں کی نہیں کرتا بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پورے صوبے کے مستقبل کا ایک عکس ہے۔اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ واقعی یہ ایک ایسا اچھا بجٹ ہے کہ سارے صوبے کو اُنکی تکالیف کو اُنکی پسماندگی کو اُنکے دوسرے مسئلوں کو مثبت ایک جو مسیحا بن کر وہ ثابت ہوگی بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ اس بجٹ سے شاید ہی بعض ایسے علاقے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمیں ایک وقت ایسا آئے گا کہ جہاں بلوچستان میں مثبت ترقیاتی مسائل بڑے احسن طریقے سے بھی حل ہو سکتے ہیں اس بجٹ سے جو لوگ توقعات رکھتے ہیں۔محترم جناب اسپیکر صاحب! بجٹ کی

تیاری میں میں خصوصی طور پر یہ کہوں گا کہ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ایک پسماندگی کو دیکھا جائے بلوچستان میں کہ ہر وہ فرد یہی کوشش کرتا ہے کہ میرے بنائے ہوئے بجٹ میں عام آدمی کو وہ مواقع ملنے چاہئیں جو شہری علاقے میں نہیں بلکہ دُور دیہاتوں میں بسنے والے لوگ ہیں اور حکومت کی بھی یہی کوشش ہوتی ہے اور ہر منتخب نمائندوں کی بھی یہی کوشش ہوتی ہے چاہے اسمیں اپوزیشن ہوں یا اسمیں ہمارے ٹریژری بینچز کے بیٹھے ہوئے لوگ ہوں ہر ایک آدمی یہی چاہتا ہے کہ اُسکے علاقے میں ایک مثبت بجٹ آئے اور اُسکے علاقے کو ریلیف ملے اور یہ ضروری نہیں کہ روایتیں آپکے سامنے ہیں میں ان روایتوں پہ اسمبلی کی بات نہیں کرنا چاہتا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس اسمبلی کے اندر مختلف امور پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں اور جب ہمارے فنانس منسٹر نے بجٹ پیش کیا تو یہی ڈیسک بجائے گئے اور بجٹ پاس ہوتا گیا اور یہ جمہوریت کا تقاضا ہے۔اور جمہوریت میں یہ سب چیز ہوتی ہے۔کسی کی مخالف کہا جاتا ہے۔کسی کو کرپٹ بھی کہا جا سکتا ہے۔کسی کو مختلف انداز میں کہا بھی جاتا ہے تو یہ جمہوریت کا ایک اپنا انداز ہے اور اس جمہوریت میں محترم جناب! اگر میں سمجھوں کہ اگر کسی کے خلاف تنقید نہ ہو اُسکے خلاف باتیں نہ ہوں اور اُسکی کرپشن کا ہر دور کے اندر یہ سلسلہ چلتے رہیں تو یہ کسی کو نہیں کہنا چاہیئے کہ کون کتنا کرپٹ ہے کون کتنا ایماندار ہے۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم انسان ہیں اور انسان سے خطائیں ہوتی رہتی ہیں۔اور وہ صرف ایک اللہ کی ذات ہے جو ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔ بلکہ انسان تو ہر وقت غلطی کا اظہار کر سکتا ہے وہ اپنے علاقے کو بھی دیکھتا ہے اپنے وسائل کو بھی دیکھتا ہے۔ میں یہ آپ کو ضرور بتاتا چلوں کہ اگر مرکز کی سیاسی صورتحال کو دیکھا جائے اُسکی اسمبلی کو دیکھا جائے یہی بینگ بیگز بجے اپوزیشن کا واک آؤٹ ہوا انہوں نے کہا کہ جی یہ منفرد بجٹ نہیں ہے یہ صرف اپنے حواریوں اور اپنے لوگوں کا بنایا ہوا بجٹ ہے۔تو اس جمہوریت میں اپوزیشن کا یہی کردار ہوتا ہے۔ہم نہیں کہتے ہیں کہ جی آپ کا حصہ نہیں ہے اس بجٹ کے اندر لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ اسی طرح واک آؤٹ ہوتے ہیں اسی طرح زور دیا جاتا ہے کہ اگر اس بجٹ کو نہ مانا گیا تو ہم اسے منظور نہیں کرے گا۔آپ نے خود ہی دیکھا ہوگا کہ یہ بجٹ پاس بھی ہوا ہے اسمبلی کے اندر اور مختلف مطالباتِ زر بھی اسی طرح پاس ہوتے گئے کوئی کٹ موشن کوئی چیزیں نہ آئیں۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ واقعی ہماری جیت ہے لیکن جس انداز میں اپوزیشن نے جو باتیں کی ہیں آپ

نے خوداس پرنوٹس بھی لیا ہے تو ہم یہ چاہیں گے کہ ہم بیٹھ کراُنکے ساتھ افہام وتفہیم کیساتھ بیٹھ کر باتیں کر لیں ۔ میں نہیں چاہتا کہ میں اس کمیٹی کے اندر رہوں لیکن میں آپ کو یہ اختیار دیتا ہوں کہ اگر آپ میرے لسبیلہ کی بھی اسکیمیں کاٹ لیں تو جام یوسف کبھی نہیں کہے گا کہ میرے علاقے سے کیوں آپ نے کاٹے ہیں (ڈیسک بجائے گئے) ۔تو محترم جناب اسپیکر! بجٹ صرف اس بات کیلئے ہونا چاہیئے کہ جس سے ہر آدمی خوش ہواور ظاہر ہے کہ حکومت کے پاس کوئی اتنے بڑے وسائل نہیں ہیں کہ ہرایک فرداور ہرایک شخص کواُسی انداز میں اُسی نتیجہ میں جو وہ چاہتے ہیں کہ یہ بجٹ اُنکے ہرعکس بندی کریں بلکہ مثبت کوشش ہماری یہ ہونی چاہیئے کہ اُنہیں accommodate کیا جائے ۔ جہاں واقعی زیادتی ہوئی ہے جہاں کہیں ازالہ ہوا ہے تو وہ گورنمنٹ ہی اگر یہاں بیٹھی ہوگی تو اُسکو point out کریں آپ بھی بیٹھے ہوئے ہوں گے آپ اُسکو دیکھ کر study کریں اُسکو thresh out کریں ۔ جناب اسپیکر! جس انداز سے آپ نے اِس اسمبلی کو چلایا میں اِسی انداز میں آپ کو کہوں گا کہ آپ واقعی ہمیشہ justice کی بات کرتے ہیں اور مساوات پر ہمیشہ آپ نے فیصلے دیئے ہیں ۔تو مجھے یقین ہے کہ اِس پر بھی اگر آپ غور کر لیں گے اور دیکھ لیں گے تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے ۔ اِسمیں کوئی خدانخواستہ اتنا بڑا بوجھ ہم پر نہیں گرے گا کہ کچھ deficit آگے بڑھایا تو اِنکے لئے اگر اعتراضات ہوں گے تو اُس deficit میں شامل کرنا تو خدانخواستہ پاکستان یا بلوچستان ٹوٹے گا نہیں اِسمیں ضرور ازالہ ہوگا ہم پر بوجھ ضرور پڑے گا لیکن اسمیں بیٹھ کر ایک مثبت انداز سے ایک جمہوری انداز میں فیصلے ہونے چاہئیں ۔ یہ نہ ہوں کہ وہ جبراً اگر یہ کہیں گے شاید یہ حکومت مجبور ہو چکی ہے یا کہ یہ حکومت بے بس ہو چکی ہے یا انکے pressure میں ہم اتنے مجبور ہو چکے ہیں کوئی فیصلہ ہم نہیں دے سکتے ہیں یہ جو چاہیں یہ کریں تو یہ بھی ایک ایسے ایک اندازِ بیان ایک مختلف ہے اور ہم یہ ضرور کہیں گے کہ افہام وتفہیم میں بیٹھ کر بھائی چارگی میں ہمیں افسوس ہے کہ وہ آج یہاں موجود نہیں ہیں ۔لیکن اس جمہوری انداز میں یہاں اختلافات ہوتے رہتے ہیں ۔ آپ بھی ہر ایک آدمی مخالفت کرتا رہتا ہے اپنے دوست مخالفت کرتے رہتے ہیں ٹریژری بینچز کے لوگ مخالفت کرتے رہتے ہیں لیکن افہام وتفہیم میں بیٹھ کے باتیں ہو جاتی ہیں اگر بیٹھ کے یہیں rectify کیا جائے یہیں اُسکو thresh اور clean کیا جائے اس بجٹ کو تو پھر یہی

سمجھیں گے لوگ اور تنقید کرنے والے لوگ اور مختلف ، میں یہ نہیں کہوں گا کہ press بلکہ یہ کہیں گے کہ انہیں اتنی write نہیں ہے جو اپنی رِٹ کو قائم ہی نہیں کر سکتے ہیں۔تو ہم چاہتے ہیں کہ اِن سے بیٹھ کر جو ناجائز اِن پر انکے علاقوں میں کوئی چیز نہیں ہوئیں تو جسطرح آپ نے کہا ہے کہ وہ ہم نے اور ہمارے سارے دوستوں نے بیٹھ کر یہ کہا ہے کہ کیوں نہیں ہم فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں۔لیکن وہ اگر اپنی من مانی کر کے اور اگرز ور دیکر یہ کہتے ہیں کہ آج ہی ہو اِسی دن ہی ہوا سکے بغیر کوئی فیصلہ نہ ہوں۔تو تب آپ بھی یہ انصاف سے تجزیہ کر سکتے ہیں آپ صرف اپنے بلوچستان کے بجٹ کا ٹریژری بینچ کا اور بلوچستان اسمبلی کا جائزہ نہ لیں بلکہ آپ کو پھر سارے پاکستان کی اسمبلی کا جائزہ لینا چاہیئے کہ سندھ میں کیا ہو رہا ہے فرنٹیئر میں کیا ہو رہا ہے پنجاب میں کیا ہو رہا ہے اور مرکز میں کیا ہو رہا ہے اگر مرکز میں اور سندھ میں ساری پریسیڈنٹ بلوچستان کے جیسے ہیں تو تب تو بلوچستان قصوروار ہو سکتا ہے اگر بلوچستان مختلف ہے اور دوسری اسمبلیاں اپنی من مانی دوسرے انداز میں ہر ایک کو لیکر چلتی ہیں تو پھر اسمیں ہم قصوروار ہیں لیکن اگر یہ تمام پریسیڈنٹ سارے ایک ہی جیسے ہیں جسطرح کہ مرکز سے لیکر صوبوں تک تو پھر میرے خیال میں یہ جمہوری انداز ہے وہ جمہوری انداز کچھ ہونا چاہیئے ۔اور اپوزیشن اپنا کردار ادا کر لیں اور ٹریژری بینچ اپنا کردار ادا کر لیں۔اگر اُن میں اتنی وسعت ہوگی قوت ہوگی ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ یہ اقتدار آنی والی چیزیں ہیں بلکہ وہ ہمیں پوائنٹ آؤٹ کر لیں جہاں اُنکے مسائل ہوں گے وہ ہم شرافت سے اور جائز انداز سے اُنکو دیکھیں گے اور اُن سے کوشش کر لیں گے کہ بڑے مثبت اور اچھے انداز سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں۔محترم جناب اسپیکر! میں بعض امور پہ اپنے کو اُلجھانا بھی نہیں چاہتا اور نہ اپنے دوستوں کو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اِن لوگوں نے جو پسِ منظر جب میں نہیں تھا یہاں بھی مختلف اُمور پر اُنہوں نے جس انداز سے بیان بازیاں کیں میرے خیال میں یہ جمہوری انداز میں اطلاقِ رائے ہونی چاہیئے لیکن اگر وہ پرسنل رائے اگر اس اسمبلی میں خود ہی دیدیں تو میں یہ سمجھوں گا کہ یہ بدصورتی کی طرح ہے۔ کیونکہ جمہوریت میں جب بھی اپنے ذاتی مقاصد کو لیتے ہوئے اگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو میرے خیال میں وہ ثقافتیں وہ بلوچستان میں جو رواداری ہے وہ جو مختلف انداز میں ہمیشہ یہ اسمبلی نے یہ بھرم رکھتا رہا تو آج بھی ہم چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلی میں یہی بھرم ہو اور یہی بھائی چارہ ہو اور یہی دوستی ہو اور اُسے برداشت

ہمیں کرنا چاہیئے ہر مسئلوں کو اور تحمل مزاجی سے ہم لوگوں کی باتیں سُنیں۔ اور واقعی یہی ہماری اس حکومت اور ٹریژری بینچز والوں کا یہ فرض ہے۔ لیکن اگر زبردستی اور جان بوجھ کر اگر وہ یہ استعمال کرانا چاہتے ہیں کہ شاید ہم اتنے بے دست و پا ہیں اور اتنے کمزور ہیں ہمارا کوئی Constitution کے تحت نہیں اور ہم صرف چور دروازے سے آئے ہیں تو پھر وہ اُنکی غلط فہمی ہے۔ جتنے وہ Constituency elected ہو کے آئے ہیں ہم بھی اتنے elected ہو کے آئے ہیں۔ ہمیں بھی لوگوں نے اسی انداز میں ووٹ دیا ہے جو اُن لوگوں کو دیا ہے اور اگر ہم چور دروازے سے آتے مختلف انداز سے آتے تو شاید یہ ایک دوسری بات ہوتی۔ اور یہ جمہوریت کا ایک انداز ہے کہ۔ کل اُن کی باری تھی جو ایک بہت ہی بڑے انداز سے جیتے ہوئے تھے۔ آج ایک مختلف انداز ہے۔ اور ہر ایک انداز میں اپنا ہی ایک مختلف پہلو ہے۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آج وہ صرف چند افراد ہیں وہ مِل کر ایک پارٹی اور ایک حکومت بن چکی اور وہ اُسکا ازالہ کریں جمہوریت کے بارے میں اور دوسری چیزوں پر جہاں ناانصافیاں ہو رہی ہیں اور حقیقت سے ہر پہلو پہ وہ مختلف انداز میں بیان دیتے ہیں تو میں ضرور یہ کہوں گا کہ مِل بیٹھ کر جمہوری کلچر کو مضبوط کریں۔ جہاں اُنکی شکایات ہیں ہم بیٹھیں گے میں نے آپ کو کہا ہے کہ آپ کو یہ اختیار ہے آپ اپنی اس کمیٹی کو بُلا کر پوچھیں اُن کو thresh out کریں۔ لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ آج ہی بیٹھ کر فیصلہ کریں تو میں کہوں گا یہ ناممکن والی بات ہوگی۔ آپ ایک وقت میں دو چار دن میں بیٹھ کر ان سے بات کر لیں اور ان سے بیٹھ کر انکے reservations لیں۔ ان کے points لیں۔ جہاں جہاں نہیں ہیں ان کو کس طرح آپ اس بجٹ کے اندر سمونے کی جب ہم کوشش کر لیں گے تو آ کر مجھے بلا لیں۔ سینئر منسٹر کو بلا لیں۔ منسٹر فنانس کو بلائیں۔ جہاں جہاں بھی چاہیں گے جہاں جہاں پہلو میں ممکن ہو سکیں گے جس طرح کہ فنانس منسٹر نے کہا ہم کوشش کر لیں گے اسے اپنانے کیلئے۔ محترم جناب اسپیکر

آپ کا اتنا وقت لینا نہیں چاہونگا۔ میں بڑی پختہ عزم کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ ہم اپنے دوستوں کے ساتھ بڑے اچھے انداز سے سلوک کر رہے ہیں اور نہ خدانخواستہ ایسی سختی ہے، نہ ہم سختی کرنا جانتے ہیں۔ نہ ہم نے کبھی چاہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک بہت ہی اچھے دوستوں کی طرح بیٹھ کر اپنے مسائل کو حل کریں اور یہ بلوچستان اسمبلی کسی کی میراث نہیں۔ اور نہ ہی ہماری میراث ہے۔ بلکہ ہر ایک آدمی کی اپنی ہی

عزت ہے اور اپنی خواہش کے مطابق وہ کامیاب ہو کر آئے ہیں اور واقعی وہ جن کے مطالبات ہیں جن کے اپنے ڈیمانڈز ہونگے تو واقعی اگر اس علاقے میں پوری طرح وہ representation نہیں مل سکتی۔ تو ظاہر ہے کہ ہر ایک آدمی ہر شخص یہ کہے گا کہ جی یہ بجٹ صحیح انداز میں نہیں پیش کیا گیا۔ تو اپنے تمام ساتھیوں کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے اس جمہوری روایات کی پاسداری کرتے ہوئے اور اس بجٹ میں حصہ لیا اور میں اپنے دوستوں کا خاص طور پر حزب اختلاف کا بھی مشکور ہوں کہ جو آتے رہے لیکن واک آؤٹ کرتے رہے۔ لیکن یہ ایک ٹوکن واک آؤٹ ہے۔ ایک جمہوری انداز ہے۔ اور نہ ہمیں ان کے مخالف ہونا چاہیئے۔ نہ ہم ان کے خلاف کوئی ایسا بیان کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ ان کا ذمہ ہے۔ ان کا اپنا ایک کردار ہے۔ اپوزیشن بنتی ہے اسی کردار کیلئے اگر کوئی یہ کہے کہ کیوں واک آؤٹ کرتے ہیں۔ کیوں بھاگ گئے۔ ان کا اپنا ایک ٹوکن ہے۔ جو اسمبلی کے اندر ایک پارلیمنٹری نارمز parliamentary norms میں ہمیشہ ایک منتخب نمائندہ اور اسکے اپوزیشن لیڈر کا وہی انداز ہوتا ہے۔ جو سارے پارلیمنٹری norms of governments جہاں بھی آپکو نظر آتی ہے۔ ان میں یہی چیزیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور یہی ایک process ہے ڈویلپمنٹ کا جہاں جمہوریت کو فروغ ملتی ہے۔ جہاں institution مضبوط ہوتے ہیں۔ جہاں institution کے بارے میں ہمیشہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آج سے پاکستان میں ہمارے جو institutions ہیں۔ وہ کیوں مضبوط نہیں ہوتے۔ تو یہی ایک جمہوریت کا process ہے۔ اس پراسیس میں جب ہمارے لوگوں کو پتہ چلے گا کہ واقعی جمہوریت کے کیا rules and procedure ہیں۔ مجھے امید ہے اس میں اور ہمارے جوان ٹریژری بینچز کے اور اپوزیشن کے لوگ جو آج موجود ہیں انہیں مختلف انداز سے اس جمہوری پراسس کے پہلو نظر آئیں گے اور مجھے یقین ہے کہ اس میں ہم سب مِل کر اس جمہوریت کو مضبوط کر سکتے ہیں۔ اس institution کو اس اسمبلی کو اور اس نظام کو اور اسکو اچھے انداز میں خوشحالی کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ اس کو بُرے انداز سے بھی پیش کر سکتے ہیں۔ اپنے کردار کو بھی اور اپنے پروسیڈنگ کو بھی۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم ہر لحاظ سے ان تمام اراکین اسمبلی کے خیالات کا، احساسات کا بڑے مثبت انداز سے سوچ رکھتے ہیں۔ اور میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے۔ میں نے آپ سے بھی گفتگو کی ہے۔ میں

نے اپنے ٹریژری بینچز کے مختلف دوستوں سے بھی ہمیشہ یہ کہا ہے کہ جی اپوزیشن اگر واک آؤٹ کرتی ہے تو اس کے مزاج کو کسطرح درست کیا جائے۔ اچھے انداز سے بلا کر ان سے کہا جائے کہ جی آپ کے کہاں reservations ہیں۔ اور کیا آپ چاہتے ہیں۔ اور کہاں آپ کو اختلافات نظر آتے ہیں۔ تو میں محترم جناب اسپیکر! تمام سننے والے دوستوں کا اور خاص کر پریس کا یہاں تک آپکے صوبائی اسمبلی کے جتنے بھی اراکین ہیں جنہوں نے دن رات ایک کر کے اس بجٹ میں بڑی مثبت انداز سے کام کیا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ بھی نہیں کہ میں انکا شکریہ ادا کروں خاص طور پر میں فنانس والوں کا بھی بڑا مشکور ہوں جو دن رات ایک کر کے انہوں نے اس بجٹ کو جس انداز سے بنایا۔ خاص طور پر میں تمام آفیسروں کا مشکور ہوں کہ میں نے جب بھی انہیں کال کیا واقعی جہاں ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کچھ کمزوری نظر آئی یا کئی ڈیپارٹمنٹ میں زیادتی۔ حالانکہ جو یہ بنانے میں جس انداز میں اس بجٹ کو ڈیپارٹمنٹ کی تقسیم distribution کرنے کیلئے ہم نے جو سوچا تھا وہ شاید اس سے زیادہ بڑھ چکا ہے لیکن میری کوشش یہ تھی کہ ہم اپنے اس حد تک دیکھ کر جیسے مثبت انداز کا سوچا جاتا تھا تو پھر یہ بہت ہی بہتر ہوتا۔ لیکن خیر یہ بجٹ عوام کا ہوتا ہے۔ جتنے بھی ترقیاتی کام اور جتنی بھی یہ چیزیں عوام کو نظر آئیں گی تو یہاں بسنے والے لوگ یہ سوچیں گے کہ یہ کتنا reality اور کتنا حقیقت پسند بجٹ ہے۔ جو عوام سے منسلک ہو۔ اگر اس میں صرف اپنی deficiency کو اور اپنی statuesque کو maintain کر کے اگر ہم یہ بجٹ بنا کر اسے protect کر دیں تو شاید آج لوگ یہ کہتے کہ صرف حکومت اور آفیسر شاہی کا بجٹ ہے۔ لیکن ہماری کوشش یہ تھی کہ زیادہ تر یہ اسکیم کو عوام کی طرف لے جائیں جس سے لوگوں کو پتہ چلے کہ واقعی انکے علاقوں میں انکے ڈسٹرکٹس میں انکے حلقوں میں کچھ کام ہو رہا ہے جس سے لوگ یہ محسوس کریں گے کہ واقعی یہ گورنمنٹ انکے علاقوں میں کام کرنا چاہتی ہے۔ تو میں خاص طور پر اپنے تمام اراکین اسمبلی کا اور تمام دوستوں کا جنہوں نے میری بات سنی اور جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ ان مشکل حالتوں میں جو قیاس آرائیاں تھیں اور مختلف باتیں تھیں اور اس بجٹ کے بارے میں بڑی مختلف بیان بازی آتی رہی کہ یہ شاید پاس بھی ہوگا یا نہیں۔ تو میں اپنے دوستوں کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔ اور ہر مسئلے پر ان سے انشاءاللہ بات ہوگی اور میں یہ یقین سے بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی سربراہی میں جس انداز میں آپ

اپنی کارکردگی دیکھائیں نہ صرف as a Speaker بلکہ بلوچستان کے مختلف امور پر بھی کوئی ایسا مسئلہ ہوتو ہم آپ سے یہی توقع رکھیں گے۔آپ ہم کو اپنے اعتماد میں لیتے ہوئے پھر بھی کوئی ایسا مشورہ ہوگا کوئی بھی ایسی بات ہوگی ہم ہمیشہ آپ کے تقدس اور آپ کی جو فرائض منصبی ہے اس کا ہمیشہ ہم لوگوں نے کبھی بھی یہ کوشش نہیں کی ہے کہ اس کے برعکس کوئی ایسا سوچ رکھے۔ مجھے اُمید ہے کہ اس بجٹ میں بھی ہم آپ سے رائے لیں گے اور آپ کا ہی مشورہ ہمارا ساتھ ہوگا۔اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا مشورہ نہ صرف اپوزیشن کو بلکہ ٹریژری بینچز کو تمام دوستوں کو منظور ہوگا اور قطعاً ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس میں ہماری من مانی اور ہم اپنی من مانی کو جبراً یہاں سونپنے دیں۔ بلکہ ہم یہ کوشش کریں گے کہ بڑے اچھے انداز میں اگر واقعی جہاں ان لوگوں کی شدت کو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ان کے جائز مطالبات صحیح ہیں ہم تو کوشش کریں گے اس کا ازالہ کرنے کیلئے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور خاص طور پر اس موجودہ بجٹ کے اجلاس میں جو کارراوئی تکمیل تک پہنچ رہی ہے۔اس میں میں تمام دوستوں کا اپنے بھائیوں کا مشکور ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ دیا۔اور آخر میں میں اپنی طرف سے پہلے بھی اسمبلی میں یہ ایک فیصلہ کیا تھا کہ میں ان افراد کا۔ پہلے ان مسئلے پر۔ جی لیڈی ڈاکٹرز کے بارے میں منسٹر نے کہا تھا اس میں تقریباً 250 سیٹیں تھیں جو لوگوں نے کابینہ میں منظور کردیں اس میں بڑی شدت سے ہمارے لیڈی ڈاکٹرز نہ صرف میرے سے بلکہ ہر جگہ یہی مطالبات ان لوگوں کے تھے کہ جی ہمارے جو لیڈیز ہیں ان کو آپ لوگ رکھ نہیں سکتے۔اس کی وجہ کیا ہے۔ میں جب اسمبلی سے باہر جا رہا تھا تو لیڈیز ڈاکٹروں کی ایک گروپ میرے سامنے کھڑی ہوئیں اور انہوں نے یہ زور دیا کہ ہمارے مطالبات کو منظور کیا جائے۔ میں یہ کہتے ہوئے بڑے فخر سے محسوس کرتا ہوں کہ ایک لازمی حصہ ہے۔ ہمارے بلوچستان کے عوام کا۔اگر ان سے وہ گھر آباد ہوتے تو میرے خیال میں ہر ایک ٹریژری بینچز کو چاہیئے کہ اس کا اطلاق بھی کریں۔تو مجھے خوشی ہوگی۔تو یہ 250 سیٹیں لیڈیز ڈاکٹروں کی حل ہونگی۔ میں اپنی طرف سے اس کا اعلان بھی کرتا ہوں (ڈیسک بجائے گئے)۔جہاں تک بلوچستان اسمبلی میں یہ روایات رہی ہے کہ بجٹ سیشن میں announcement ہوتی رہی ہے اور اس سیشن کے دوران ہر معزز ممبر نے کہا تھا کہ ان کو دو ماہ کی تنخواہ دی جائے۔تو میں منسٹر فنانس کو کہوں گا کہ اس پر نظر رکھیں اور اسے منظور کرلیں تا کہ جس انداز میں

انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے اور دن رات اس سیشن میں مصروف رہے۔ اور میرے خیال میں خاص طور پر انفارمیشن اور فوٹو گرافرز اور خاص طور پر محکمہ خزانہ کا محکمہ، پی اینڈ ڈی اور لاء ڈیپارٹمنٹ کا میں دو ماہ کی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں (ڈیسک بجائے گئے)۔ خاص طور پر last میں ہمارے منسٹر صاحب نے کہا کہ problems of budget تو میں منسٹر کو بھی کہوں گا کہ ہماری یہی کوشش ہے کہ انجینئروں کو رکھا جائے۔ اور میں نے پہلے کابینہ میں کہا کہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ روزگار job لوگوں کو ملنی چاہیئے اور یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی کہ اس حکومت کے دور میں یہ انجینئرز پوری طرح اپنے ڈیپارٹمنٹ میں appoint ہونگے اور میں کوشش کروں گا کہ انشاء اللہ یہ جو آپ نے requirements لکھی ہے مکینکل انجینئرز اور سول انجینئرز اور الیکٹرک انجینئرز۔ اور خاص طور پر منسٹر ایگریکلچر نے کہا کہ صبح جب ان کی تقریر تھی۔ اس نے کہا کہ بیروزگار ایگریکلچر گریجویٹس بلوچستان میں بالکل۔ اور جب تک یہ ڈگریاں حاصل کرکے۔ یا تو کسی ایسے جرائم میں شامل ہو جاتے یا حکومت انکا ازالہ کریں۔ تو میں اپنے منسٹر کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کابینہ میں اسکی سمری put up کر دیں تو ہم کوشش کریں گے انشاء اللہ آپکے لئے جو سب سے بڑا مسئلہ گریجویٹ انجینئروں کا اس کی تقرری کیلئے کوشش کریں گے (ڈیسک بجائے گئے)۔ آخر میں محترم جناب اسپیکر! جتنے بھی ہمارے اراکین اسمبلی چاہے اپوزیشن کے یا ٹریژری بینچز کے ممبرز ہیں میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی انہوں نے اپنی تقاریر کی ہیں۔ اور انشاء اللہ میں اپنی طرف سے بھرپور کوشش کرونگا کہ ان کا ازالہ کیا جائے۔ اور ان پر عمل بھی کریں گے۔ اور انشاء اللہ آپ سے بیٹھ کر بھی۔ میں آخر میں آپ کا اور تمام دوستوں کا مشکور ہوں جنہوں نے میری تقریر سنی اور مجھے اُمید ہے کہ مسائل کی گفتگو۔ انہوں نے اس دوران بجٹ اجلاس میں کی۔ میں جلد اس کی میٹنگ بلا کر منسٹر فنانس اور اسکے تمام ڈیپارٹمنٹ سے matter جو related ہیں ان پر بیٹھ کر مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ بہت بہت شکریہ۔ گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھنے سے پہلے ٹریژری بینچ اور اپوزیشن دونوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاصکر بجٹ پاس ہونے پر آپ لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی وزیراعلیٰ بلوچستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اسمبلی اسٹاف کیلئے دو ماہ کی تنخواہوں کا اعلان کیا۔ اور

اس موقع پر ایک بار پھر وہی بات دوہراتا ہوں کہ اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلیں۔ جو بھی انکے جائز مطالبات ہیں ان کے ساتھ مِل بیٹھ کر بات کی جائے۔اب سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی)

Order

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan,1973 I,Owais Ahmed Ghani, Governor of Balochistan hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Tuesday 29th June 2004,for sine die.

Sd/-

(Owais Ahmed Ghani)

Governoer Balochistan.

جناب اسپیکر۔اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بجکر چالیس منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا)